عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۱ | ۱۰تا۱۶ر شعبان ۱۴۳۳ھ مطابق یکم تا ۷ر جولائی ۲۰۱۲ء | شمارہ: ۲۵

فرض شناسی ہمدردی اور دیانت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.c
http://www.khatm-e-nubuwwat.c

طلاقِ رجعی دینے والا عدت کے اندر رجوع کرسکتا ہے

محمد کاملین

س:......کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے پر کہ میری بیٹی شادی شدہ اور دو ماہ کی حاملہ ہے، میرے داماد نے میاں بیوی کے باہمی اختلاف کے دوران غصہ کی حالت میں اپنے والد کی موجودگی میں اپنی بیوی کو کہا کہ میں نے تمہیں طلاق دی اور پھر دوبارہ کچھ کہنا چاہ رہا تھا تو اس کی بھابھی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دوسرے کمرے میں لے گئی۔ جب کہ اس تنازعہ کی صورت میں طرفین کی موجودگی میں داماد کی بہن نے کہا کہ اب یہ آزاد ہیں جو دل چاہے کریں۔ اس جملے کی ادائیگی پر ہم لوگوں نے اعتراض کیا تو داماد نے یہ کہا کہ میں نے اپنی بہنوں سے کہا ہے کہ یہ آزاد ہیں، آپ اس کو بتادیں۔ لہٰذا اس واقعات اور الفاظ کی موجودگی میں میری مکمل راہنمائی فرمائیں۔

ج:......شوہر نے اپنی بیوی کو صریح الفاظ میں صرف ایک بار طلاق دی ہے، لہٰذا اس سے ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی ہے۔ عدت (تین ماہواریاں اور اگر حاملہ ہے تو وضع حمل) کے اندر اندر بغیر نکاح کے رجوع ہوسکتا ہے۔ رجوع کرنے کے لئے شوہر عدت کے اندر دو گواہوں کی موجودگی میں، کہہ دے کہ میں رجوع کرتا ہوں، یا میاں بیوی آپس میں تعلق جوڑ لیں تو یہ رجوع درست ہوجائے گا اور اگر شوہر نے عدت کے دوران رجوع نہیں کیا تو عدت پوری ہوتے ہی نکاح ختم ہوجائے گا اور یہ عورت آزاد ہوگی، جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے اور شوہر سے رجوع کرنے کے لئے دوبارہ نکاح کرنا ہوگا۔ واللہ اعلم

والد اور بھائی کی موجودگی میں ایجاب وقبول سے نکاح ہوجاتا ہے

سعیدہ، کراچی

س:......میں ایک ۲۸ سال کی کنواری لڑکی ہوں، میں ایک لڑکے کو پسند کرتی ہوں اور وہ لڑکا بھی مجھے پسند کرتا ہے: میں نے یہ بات اپنے والدین کو بتائی اور اسلامی طریقے سے وہ لڑکا میرا رشتہ لینے میرے والدین کے پاس آیا، جسے میرے والد اور بڑے بھائی نے قبول کیا اور میرے بھائی نے میرے چھوٹے بھائی کے سامنے لڑکے سے کہا ہم نے اپنی بہن کو آپ کے نام کیا، پھر اسی وقت لڑکے نے مجھ سے تین مرتبہ پوچھا کہ آپ کو یہ رشتہ قبول ہے اور میں نے تین دفعہ کہا کہ ہاں مجھے قبول ہے۔ اس موقع پر بھائی نے حق مہر کے طور پر ۵ مرلے پلاٹ اور دس ہزار ماہانہ خرچ کا کہا، جسے لڑکے نے قبول کیا، پھر کچھ دنوں بعد میرے والد صاحب سخت بیمار ہوگئے پھر وہ لڑکا ابو کی خیریت پوچھنے گھر آیا، بستر مرگ پر میرے والد صاحب نے میرا ہاتھ لڑکے کے ہاتھ میں دے دیا اور کہا کہ میں نے اللہ اور اللہ کے رسول کے بعد اپنی لڑکی کو آپ کے حوالے کیا، اب آپ ہی اس کے وارث ہیں اور میں نے اسے آپ کی ملکیت میں دیتا ہوں، اب لڑکا کہتا ہے کہ میں تین سال بعد تمہیں لے جاؤں گا، لیکن میری والدہ اس رشتہ پر راضی نہیں۔ اس معاملے کا میرے دو بھائی اور والد کے علاوہ کسی کو علم بھی نہیں ہے، اس سارے معاملے میں بتائیں کہ میرا نکاح ہوا ہے یا نہیں؟

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

ج:......لڑکی کے بھائی نے اپنے باپ اور ایک بھائی اور خود لڑکی اور لڑکے کی موجودگی میں لڑکے سے کہا کہ ہم نے اپنی بہن کو آپ کے نام کیا اور مہر میں ۵ مرلہ پلاٹ اور دس ہزار ماہانہ خرچ کا بھی ذکر کیا، جسے لڑکے نے قبول کیا اور لڑکی سے بھی قبول کروایا۔ لہٰذا ایسی صورت میں بظاہر نکاح ہوگیا، کیونکہ ایجاب وقبول ہوچکا ہے۔ ہاں اگر ان سب لوگوں کی نیت ان الفاظ سے نکاح کرنے کی نہیں تھی بلکہ صرف وعدہ اور منگنی کرنے کی تھی تو یہ منگنی ہوگی نکاح نہیں۔ بہرحال بہتر یہ ہے کہ والدہ کو راضی کرلیا جائے اور علی الاعلان دوبارہ نکاح پڑھانے کے بعد رخصتی کی جائے، تاکہ سب لوگوں کے علم میں بھی نکاح کی بات آجائے جو کہ بہتر ہے اور والدہ کو چاہئے کہ وہ بھی راضی خوشی اپنی بیٹی کو رخصت کریں، بے جا مداخلت کرکے گناہ گار نہ ہوں اور نہ اپنی اولاد کو گناہ گار بنائیں۔ واللہ اعلم۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد:۳۱ ۱۰تا۱۶ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ مطابق یکم تا۷ جولائی ۲۰۱۲ء شمارہ:۲۵

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

شب برأت... فضائل واحکام	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
فرض شناسی، ہمدردی اور دیانتداری	۷	مولانا سید محمد رابع حسنی
کبھی اے نوجواں مسلم!.....	۱۰	مولانا محمد اکرم خوشاہ مظاہری
قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کیوں ضروری ہے؟	۱۳	مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
چناب نگر میں حکومتی بے بسی!	۱۷	اعجاز احمد قاسمی
قادیانی کوہی نیزان کا بائیکاٹ.....(۲)	۱۹	چوہدری محمد ارشد ایڈووکیٹ
مولانا محمد اکرم طوفانی کا دورۂ پختونخواہ	۲۳	چاچا عنایت
حالات زمانہ اف توبہ، جینے کا کوئی تہوار نہیں	۲۶	سید امین گیلانیؒ

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927
الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

مال کو اس کے حق کے ساتھ لینے کا بیان

"حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، فرماتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ: یہ مال سرسبز، میٹھا اور مزیدار ہے، پس جس شخص نے اس کو حق کے ساتھ لیا اس کے لئے اس میں برکت ہوگی، اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اللہ و رسول کے مال میں جہاں چاہتے ہیں گھس جاتے ہیں، ان کے لئے قیامت کے دن آگ کے سوا کچھ نہیں۔" (ترمذی ج:۲ ص:۶۰)

یعنی دُنیا کا مال و دولت بالطبع مرغوب اور لذیذ ہے، اور یہ ہر شخص کو خوش نما معلوم ہوتا ہے، اور لوگ اسے حاصل کرنے اور سمیٹنے کے حریص نظر آتے ہیں، اور پھر مال کمانے والوں کی دو قسمیں ہیں، بعض لوگ تو اس کو حق کے ساتھ لیتے ہیں کہ مال کمانے کے جو ذرائع حرام یا مکروہ ہیں، ان سے پرہیز کرتے ہیں، بلکہ حلال اور طیب کمائی پر اکتفا کرتے ہیں، اور مال کے کمانے میں شریعت کے احکام کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہیں، ان لوگوں کے لئے تو یہ مال موجبِ برکت ہوگا۔ دُنیوی برکت یہ کہ اس مال کو اللہ تعالیٰ کی عبادت و رضا جوئی، صدقہ و خیرات اور صلہ رحمی کا ذریعہ بنایا جائے گا، اور اس سے حق تعالیٰ کے تعلق اور قرب میں اضافہ ہوگا، دُنیوی آفات سے بھی محفوظ رہیں گے اور حرام راستوں میں ان کا مال خرچ نہیں ہوگا اور آخرت کی برکت یہ کہ وہ اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔

لیکن بہت سے لوگ مال کی لذت اور خوش نمائی پر ایسے ریجھ جاتے ہیں کہ اس کے اندر چھپے ہوئے زہر پر ان کی نظر نہیں جاتی، آخرت سے غافل، خدا تعالیٰ کی عبادت سے بے پروا اور مال کمانے سے متعلق خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو احکام دیئے ہیں ان سے بے نیاز ہوکر زیادہ سے زیادہ مال سمیٹنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں، دن کا چین اور رات کی نیند ان کے لئے حرام کردیتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے یہ مال نہ دُنیا میں باعثِ برکت ہوگا، نہ آخرت میں۔ دُنیا میں یہ بے چینی و پریشانی اور آفات و مصائب کو ساتھ لے کر آئے گا، اور پھر جس طرح حرام راستے سے آیا تھا اسی طرح فضول اور لایعنی چیزوں میں برباد بھی ہوگا۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ: "لوگو! میں تمہارے اخراجات کو دیکھ کر پہچان لیتا ہوں کہ مال تم نے کس ذریعے سے کمایا؟" یعنی اگر نیک کاموں میں خرچ ہوتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مال صحیح ذریعے سے کمایا گیا، اور اگر ناجائز یا فضول چیزوں میں خرچ ہوتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ غلط ذریعے سے کمایا گیا، ورنہ اگر مال حلال ہوتا تو یوں ضائع نہ ہوتا۔ اور آخرت کا وبال یہ ہے کہ اس حرام ذریعے سے مال کمانے پر یہ شخص سزا کا مستوجب اور دوزخ کا مستحق ہوگا، اور پھر جن غلط اور فضول چیزوں میں مال خرچ کیا اس کا وبال بھی اس کو بھگتنا ہوگا، جو مال کمایا تھا اس کا اکثر و بیشتر حصہ یہیں دھرا رہ جائے گا، اور وارث اس کے ساتھ عیش اُڑائیں گے، لیکن اس کا حساب و کتاب اس کو دینا پڑے گا۔ حق تعالیٰ عقلِ سلیم عطا فرمائے اور اس مال کی آفات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے دینار کا بندہ، ملعون ہے درہم کا بندہ۔" (ترمذی ج:۲ ص:۶۰)

یہ حدیث جیسا کہ حضرت مصنف رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے، یہاں مختصر نقل ہوئی ہے، مشکوٰۃ شریف کے ص:۴۴۲ میں صحیح بخاری کے حوالے سے یہ حدیث مفصل مذکور ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

"نامراد ہو دینار کا بندہ، درہم کا بندہ اور دوشالے کا بندہ، اگر اس کو دے دیا جائے تو خوش ہوجاتا ہے، اور نہ دیا جائے تو ناراض ہوجاتا ہے، خدا کرے ایسا شخص نامراد ہو، سرنگوں ہو، جب اس کے کانٹا چبھے تو نہ نکالا جائے۔ مبارک ہے وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے، سر پراگندہ، قدم غبار آلود، اگر اسے پہرے پر مقرر کردیا جائے تو پہرے پر رہتا ہے، اور اگر اسے لشکر کے پچھلے حصے میں رکھا جائے تو وہاں رہتا ہے، اگر وہ کسی کے ہاں جانے کی اجازت مانگے تو اسے اجازت نہیں ملتی، اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہیں کی جاتی۔" (مشکوٰۃ ص:۴۳۹)

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے اشخاص کا تذکرہ فرمایا ہے، ایک وہ جو روپے پیسے کے اور دُنیا کی عزت و وجاہت اور زینت و آرائش کے خواستگار ہیں، ان کو درہم و دینار اور دوشالوں کے بندے کہہ کر ان کے حق میں بددعا فرمائی ہے، اس لئے کہ ایسے لوگوں کی سعی و عمل اور خوشی و ناخوشی کا محور روپیہ پیسہ ہے، وہی ان کا معبود ہے، جس کی غلامی و بندگی میں شب و روز سرگرداں ہیں، اگر ایسے لوگوں کو ان کا مطلوب و محبوب مل جائے تو خوش ہوجاتے ہیں، اور نہ ملے تو اللہ تعالیٰ سے بھی ناراض ہوجاتے ہیں، اور سو سو طرح کے حرفِ شکایت زبان پر لاتے ہیں، گویا ان کو اللہ تعالیٰ سے اتنا تعلق نہیں جتنی محبت روپے پیسے سے ہے، ان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بددعائیں فرمائی ہیں، ایک ہلاکت و ناکامی کی، دُوسری ذلت و خواری اور سرنگونی کی، تیسری یہ کہ اگر ان کو کوئی تکلیف پہنچے تو خدا کرے ان کی یہ تکلیف زائل نہ ہو، اگر ان کے کانٹا چبھے تو خدا کرے ان کا وہ کانٹا نہ نکلے، بلکہ وہ ہمیشہ اسی تکلیف و عذاب میں مبتلا رہیں۔ ان لوگوں کے حق میں ایسی سخت بددعائیں اس لئے فرمائیں کہ ان کا جرم بھی بہت ہی سنگین ہے، انہوں نے حق تعالیٰ شانہ سے، جو محبوبِ حقیقی ہیں، اپنا تعلق توڑا، اور مردار دُنیا کو محبوب بنایا، حق تعالیٰ کی رضاجوئی کے فکر سے بے نیاز ہوکر مخلوق کے لئے محنت کرنے لگے، اور معبودِ حقیقی کے بجائے انہوں نے روپے پیسے اور دُنیا کے کوڑے کرکٹ کی پرستش شروع کردی۔ اس تشریح سے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ان لوگوں کو عبدالدینار اور عبدالدرہم فرمایا ہے جو روپے پیسے اور مال و دولت کے حاصل کرنے میں احکامِ الٰہیہ کی پروا نہیں کرتے، اور نہ مال کے خرچ کرنے ہی میں احکامِ شرعیہ کو ملحوظ رکھتے ہیں۔

دُوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو صرف رضائے الٰہی کے طالب ہیں، اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے آمادہ ہیں، وہ جان ہتھیلی پر رکھ کر جہاد فی سبیل اللہ میں مشغول ہیں، تن بدن کا ہوش نہیں، سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں، اور جسم گرد و غبار سے اَٹا ہوا ہے، اور عزت و وجاہت یا ریاست و امارت کی بو بھی ان کے دماغ میں نہیں، ان کو پہرے پر مقرر کردیا جائے تو پہرے پر لگے ہوئے ہیں، لشکر کی پچھلی صفوں میں ڈال دیا جائے تو وہاں رکھا جائے تب بھی انہیں پروا نہیں، کس مپرسی اور بے کسی کا یہ عالم کہ کسی کی سفارش کریں تو کوئی سننے کو تیار نہ ہو، اور کسی کے دروازے پر دستک دیں تو کوئی اندر بلانے پر آمادہ نہ ہو، ایسے گم نام لوگ جنھوں نے حق تعالیٰ شانہ کی رضا کے لئے اپنا سب کچھ لٹادیا ہوا لائقِ صد رشک اور قابلِ صد مبارک باد ہیں۔ ☆☆

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

شبِ برأت..... فضائل واحکام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے بندوں کے ساتھ بے حد وحساب محبت ہے، رب کریم اپنے بندوں کو آخرت میں اپنے انعامات وعطایا سے نوازنا چاہتے ہیں۔ چونکہ: "الدنیا مزرعة الآخرة"... کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے... یعنی انسان جو کچھ اچھا، بُرا، نیکی، بدی دنیا میں کر جائے گا اس کا بدلہ آخرت میں پائے گا۔ اسی لئے رحیم ذات نے اپنے بندوں کی ہدایت وراہنمائی کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، ان پر کتابیں نازل فرمائیں، ان کو معجزات دیئے، پھر ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل وشعور کی نعمت سے نوازا، تاکہ وہ اس سے کام لے کر ان اسباب ہدایت وذرائع سے کما حقہ مستفید ہو سکے۔

امت مسلمہ چونکہ آخری نبی کی آخری امت ہے، اس کی دنیوی زندگی بہت کم ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے اوقات اور ایسے مقامات اس کے لئے متعین اور مقرر فرمادیئے کہ جن میں تھوڑی سی کی گئی عبادت کا اجر وثواب صرف سینکڑوں گنا نہیں، بلکہ ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں گنا بڑھا چڑھا کر اس امت کے لئے ذخیرہ آخرت کیا جاتا ہے۔

ان متبرک اوقات میں سے ایک لیلۃ البرأت بھی ہے، جسے ہمارے عرف میں شب برأت کہا جاتا ہے یعنی شعبان المعظم کی پندرھویں کی رات۔ اس رات کے کیا فضائل ہیں؟ اور ذخیرہ احادیث میں کتنی احادیث اس رات کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں؟ اور ان کی سندی حیثیت کیا ہے؟ اس بارہ میں شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نوراللہ مرقدہ کے مواعظ کا مجموعہ بنام "اصلاحی مواعظ" جلد دوم سے "شب برات... ایک تحقیقی جائزہ" کے عنوان سے حضرت ہی کی تحقیق کسی قدر حک واضافے کے ساتھ نقل کی جاتی ہے۔ حضرتؒ فرماتے ہیں، صاحب مشکوٰۃ نے اس باب میں پانچ روایات ذکر کی ہیں:

۱:... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر پر نہ پایا، میں ان کی تلاش میں نکلی تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ طیبہ کے قبرستان) بقیع میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ کیا تو یہ اندیشہ رکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول تجھ سے بے انصافی کریں گے؟ یعنی تیری باری میں کسی اور کے پاس تشریف لے جائیں گے؟ میں نے کہا کہ یارسول اللہ! مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے، ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شعبان کی نصف شب کو قریب کے آسمان (دنیا) کی طرف نزول فرماتے ہیں، پس اتنے لوگوں کی بخشش فرمادیتے ہیں، جو تعداد میں بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں (بنوکلب عرب کا ایک قبیلہ تھا، وہ بکریاں پالنے میں مشہور تھا، اور تمام قبائل سے زیادہ اس کے پاس بکریاں ہوا کرتی تھیں، ناقل) تو بنوکلب کے قبیلے کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ، اللہ تعالیٰ بخشش فرماتے ہیں۔" (ترمذی، ج:۱، ص:۱۵٦)

۲:... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جانتی ہے کہ یہ رات کیسی ہے؟ یعنی نصف شعبان کی رات؟ میں نے کہا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اس میں کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: اولاد آدم میں سے اس سال میں جو بچہ پیدا ہونے والا ہو، اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے، اور سال بھر میں جتنے انسان مرنے والے ہوتے ہیں، ان کا نام لکھ دیا جاتا ہے، اور اس میں بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں، اور اس رات میں بندوں کے رزق نازل کئے جاتے ہیں۔ میں نے کہا یارسول اللہ! کیا کوئی شخص جنت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر داخل نہیں ہوگا؟

ارشاد فرمایا کہ نہیں! کوئی شخص بھی جنت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر داخل نہیں ہوگا، تین مرتبہ فرمایا، میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اپنے سر پر رکھا اور فرمایا: ''وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِرَحْمَتِہٖ۔ '' (میں بھی جنت میں داخل نہیں ہوں گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ مجھ کو ڈھانپ لیں) یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی، یہ روایت امام بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔'' (مشکوٰۃ ص:۱۱۵ بحوالہ بیہقی فی الدعوات الکبیر)

۳:... ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ بے شک اللہ تعالیٰ جھانکتے ہیں نصف شعبان کی رات میں، پس مغفرت فرما دیتے ہیں اپنی تمام مخلوق کی، مگر مشرک کی، یا کینہ رکھنے والے کی بخشش نہیں فرماتے۔'' (مشکوٰۃ ص:۱۱۵ بحوالہ ابن ماجہ)

۴:... ''مگر دو آدمیوں کی بخشش نہیں فرماتے، ایک کینہ رکھنے والا اور دوسرے قاتل نفس، یعنی کسی دوسرے مسلمان کو قتل کرنے والا۔''
(مشکوٰۃ ص:۱۱۵ بحوالہ مسند احمد)

۵:... ''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نصف شعبان آجائے تو تم اس کی رات میں قیام کیا کرو اور اس کے دن کا روزہ رکھا کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس میں سورج کے غروب ہونے سے لے کر طلوع فجر تک قریب کے آسمان پر نزول فرماتے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا ہے کوئی استغفار کرنے والا! بخشش مانگنے والا! کہ میں اس کی بخشش کردوں؟ کیا ہے کوئی رزق مانگنے والا! کہ میں اس کو رزق دوں؟ کیا ہے کوئی کسی مصیبت یا بیماری میں مبتلا کہ میں اس کو عافیت دوں؟ کیا ہے کوئی فلاں؟ کیا ہے کوئی فلاں؟ اللہ تعالیٰ برابر یہ ارشاد فرماتے رہتے ہیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔'' (مشکوٰۃ ص:۱۱۵ بحوالہ ابن ماجہ)

تو روایت کے لحاظ سے اس رات کی فضیلت میں جتنی روایتیں آئی ہیں وہ قریباً سب کی سب کمزور ہیں، اس کے علاوہ کچھ لوگوں نے بے اصل روایتیں بھی گھڑ رکھی ہیں، پتہ نہیں لوگ کہاں سے نقل کر دیتے ہیں؟ نصف شعبان کی فضیلت کی یہ روایتیں جو میں نے ذکر کی ہیں، کمزور ہیں، لیکن بعض روایتیں تو بالکل ہی بے اصل ہیں، یہ تو مختصر حال ہوا ان روایتوں کا۔

اب علما دو قسم کے ہیں، بعض متشدد ہیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ سب روایتیں من گھڑت ہیں، ان کی کوئی قیمت نہیں، یہ حضرات ضعیف روایتوں کو بھی من گھڑت قرار دے رہے ہیں، اور اکثر اکابر اس کے قائل ہیں کہ چونکہ روایتیں ایک مضمون کی مختلف حضرات صحابہؓ سے مروی ہیں، اس لئے ان کی فی الجملہ کچھ نہ کچھ اصل ہونی چاہئے اور فضائل کی احادیث میں زیادہ تشدد نہیں کیا جاتا، احکام کی احادیث کو لینے میں تو علما بہت زیادہ سختی کرتے ہیں، سخت معیار پر ان کو جانچتے ہیں، لیکن جو روایتیں فضائل اعمال سے متعلق ہوں ان میں زیادہ شدت اختیار نہیں کرتے، بلکہ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، تو چونکہ یہ روایتیں متعدد صحابہؓ سے مروی ہیں اور ان کا تعلق بھی فضائل سے ہے، اس لئے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ان کو فی الجملہ کسی نہ کسی درجہ میں قبول کر لینا چاہئے۔

ہمارے اکثر اکابر کی یہی رائے ہے، یہ تو روایتوں کے بارے میں گفتگو ہوئی اب اس شب کے جو فضائل ان روایات میں آئے ہیں ان کو ذکر کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ اس رات میں تقدیریں نازل ہوتی ہیں، یعنی آئندہ سال میں جتنے بچے پیدا ہونے والے ہیں ان کے ناموں کی فہرست جاری کر دی جاتی ہے۔

اور ایک بات یہ فرمائی گئی کہ اس میں تقادیر نازل ہوتی ہیں کہ بندوں کے اعمال اوپر چڑھتے ہیں اور رزق نازل ہوتے ہیں۔ رزق نازل ہونے کا بھی یہی مطلب ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو جتنا رزق ایک سال کے اندر ملنا ہے اس کی مقداریں اور تفصیلات تجویز کر دی جاتی ہیں۔

صرف روٹی، پانی کو رزق نہیں کہتے، رزق ہر وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے بندے کو عطا کی جاتی ہے، ہم جو سانس لے رہے ہیں یہ بھی رزق ہے، مثلاً اس سال میں فلاں آدمی اتنے سانس لے گا، اور سال بھر میں اس کے یہ اعمال آسمان پر جائیں گے، اچھے اعمال ہوں یا برے اعمال، لیکن برے اعمال مٹا دیئے جاتے ہیں، اور نیک اعمال جو رضائے الٰہی کے لئے کئے گئے ہوں وہ بارگاہ رب العزت میں شرف قبولیت پاتے ہیں۔ (باقی ص:۲۵ پر)

فرض شناسی، ہمدردی اور دیانتداری

تین کلیدی صفات

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

اجتماعی زندگی میں درستگی اور خوبی کے لئے تین صفات بنیادی اہمیت رکھتی ہیں، ایک فرض شناسی، دوسرے ہمدردی اور تیسرے دیانت، اگر ان تینوں باتوں کا لحاظ نہ رکھا جائے تو اجتماعی زندگی پریشانی اور مصیبت کی آماجگاہ بن جاتی ہے، اسلام میں ان تینوں باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور تاکید کی گئی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں یہ تینوں باتیں بطریق احسن پائی جاتی تھیں اور ان کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا خوف اور آخرت میں کامیابی کی طلب ہوتی تھی، اسی لئے ان کا معاشرہ بڑا مثالی معاشرہ تھا، آپس کی محبت، ہمدردی اور دیانت داری ان کی عام صفات تھیں، اللہ کا خوف اور آخرت کی فکر جیسے جیسے کم ہوتی گئی مسلمانوں میں ان صفات کی کمی ہوتی گئی اور ان کی اجتماعی زندگی ابتر ہوتی چلی گئی، ضرورت ہے کہ ان صفات کو رواج دینے اور عمل کا جزو بنانے کی فکر کی جائے اور معاشرہ کو درست بنایا جائے۔ ملحد اور کافر قوموں میں اللہ کا خوف اور آخرت کی فکر نہیں ہوتی ہے، لیکن یورپ کی موجودہ متمدن قوموں میں فرض شناسی، ہمدردی، تعاون و دیانت کی ظاہری شکلیں خاصی نظر آتی ہیں، دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے بیشتر افراد تعلیم یافتہ ہونے کے باعث اپنی اجتماعی زندگی کو خوبصورت اور منظم بنانے کی فکر کرتے ہیں، ان کے پاس خوف خدا اور تصور آخرت نہیں ہے، انہوں نے اس کی کا حل دوسرے طریقہ سے نکالنے کی کوشش کی ہے، انہوں نے خوف خدا کی جگہ حکومت اور قانونی گرفت کے خوف کو جگہ دی ہے اور آخرت کی فکر کی جگہ اپنے ذاتی اور اجتماعی نفع وضرر کی فکر کو جگہ دی ہے، اس طریقہ سے وہ اپنی اجتماعی زندگی اپنے مطلب کی حد تک سنبھالنے کے قابل ہوگئے۔ ضروری کام کے لئے فرض شناسی اس لئے اختیار کی جاتی ہے کہ اس کے بغیر زندگی کی گاڑی نہیں چل سکتی ہے، وہاں ایک شخص دوسرے شخص کا تعاون اس لئے کر رہا ہے کہ اپنی ضرورت پڑنے پر اس کو دوسرے کے تعاون کی ضرورت پڑتی ہے، اس کے حصول کے لئے دین کے طریقہ سے مفر نہیں، وہ دوسرے کے ساتھ اگر کوئی ہمدردی کرتا ہے تو یا تو اس لئے کہ اس کے کسی ذاتی مقصد کی برآوری ہوتی ہے یا ہمدردی نہ کرنے پر سوسائٹی کی نظروں میں اس کو رسوائی کا خطرہ ہوتا ہے۔

جہاں تک دیانت کا تعلق ہے تو وہ صرف قانون کی پکڑ سے بچنے کے لئے یا رائے عامہ کے دباؤ سے اور سوسائٹی کی نظر تنقید سے بچنے کے لئے اختیار کرتا ہے، اگر ان دونوں باتوں میں مفر کی صورت نکلتی ہے تو وہ بددیانتی سے بالکل نہیں بچتا، چنانچہ مغربی سوسائٹی میں اس کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ جب بھی بددیانتی کی پکڑ سے محفوظ موقع ملا تو کھل کر بددیانتی کی گئی، نیویارک میں ایک رات چند گھنٹوں کے لئے بجلی چلی گئی تو اندھیرے کی آڑ میں دکانوں کے دروازے توڑ توڑ کر ہر طرح کا سامان اٹھالے گئے اور پولیس کی زد میں آئے تو ناگواری کا اظہار کیا۔

امریکا میں کسی اخبار نے یہ سوال نامہ شائع کیا کہ اگر آپ کو پکڑ دھکڑ کا خطرہ نہ ہو اور چوری کا موقع ملے تو کیا آپ چوری کریں گے؟ تو بھاری اکثریت کا جواب تھا ضرور کریں گے، یہ ان کی حقیقت گوئی تھی کیونکہ پکڑ یا دباؤ کے خطرے کے معدوم ہونے کی صورت میں بددیانتی نہ کرنا ان کی نظر میں بے وقوفی سے زیادہ نہیں۔

وہاں کی حکومتیں ان تصورات کو جانتی ہیں، اسی لئے وہ اسی کے مطابق انتظامات بھی کرتی ہیں، اور اسی کے مطابق ضابطہ وقانون بھی بناتی ہیں اور اس طریقہ سے سوسائٹی کے ظاہری عمل کو کنٹرول کرلیتی ہیں، جس کی وجہ سے ان کی اجتماعی زندگی کا ظاہری رنگ وروپ بہت بھلا ظاہر ہوتا ہے، چھوٹی موٹی اور گھٹیا قسم کی بددیانتیاں مغربی تمدن میں بہت کم ہوتی ہیں، کیونکہ ان سے فائدہ کم اور سوسائٹی میں رسوائی کا نقصان زیادہ ہوتا ہے، چنانچہ سڑک پر معمولی اشیاء کی دکانوں پر بعض وقت مال بغیر محافظ کے ہوتا ہے اور لوگ قیمت رکھتے جاتے ہیں اور مال اٹھالیتے ہیں، مثلاً اخبارات کی فروخت میں یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے، وجہ یہ ہوتی ہے کہ اردگرد دسیوں آدمی آتے جاتے دیکھ رہے ہوتے ہیں، لیکن جب بھی کسی کو کوئی محفوظ موقع مل گیا تو وہ اس سے پورا فائدہ اٹھاتا ہے، مغربی تمدن میں

قانون وحکومت کی گرفت کے ساتھ صحافت کی طرف سے بھی گرفت کا نظام ہے اور اس معاملہ میں صحافت برابر کا کام انجام دیتی ہے، اگر کسی فرم کی طرف سے خراب مال بنایا جارہا ہو اور بدمعاملگی ہوتی ہو تو فوراً صحافت اس کی گرفت کرتی ہے اور عوام کے سامنے اس کا قضیہ لے آتی ہے، اس کی وجہ سے کاروبار میں دیانت واحتیاط کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

یہ حالات ہیں بے خدا زندگی کے جن میں دین کی گرفت کے نہ ہونے سے دنیاوی تدابیر سے کام لیا جاتا ہے، کم از کم ظاہری سطح پر اچھے نتائج حاصل کر لئے جاتے ہیں، لیکن ہمارا مشرقی ماحول اتفاق سے دونوں عوامل سے خالی ہو چکا ہے نہ تو اس میں دین کا اتنا اثر ہے کہ وہ غلط کاموں اور خود غرضیوں سے روکے اور کہیں پایا جاتا ہے تو اس کی تعداد کم ہے، جو معاشرہ کو اچھا نہیں بنا پاتا اور اس حقیقت کو مان کر اس کا متبادل دنیاوی طریقہ اختیار کرنے کی طرف بھی توجہ نہیں کی جاتی، چنانچہ ہماری اجتماعی زندگی میں تعاون، ہمدردی اور دیانت تینوں باتوں کی مثالیں کم ہوتی جارہی ہیں، البتہ ابھی دیانت داری، ہمدردی اور تعاون کے تذکرے برابر جاری ہیں اور ان کے لئے دین و آخرت کے حوالے بھی دیئے جاتے ہیں، جن کا اثر کسی حد تک ہوتا ہے اور بہت سے افراد کی اس طریقہ سے اصلاح بھی ہوتی ہے، لیکن کوشش کی مقدار زیادہ نہیں ہے، تھوڑی بہت اچھی مثالوں کی وجہ سے نیز دعوت و نصیحت کے کچھ کام کی صورت میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ کافی ہے اور معاشرہ اس سے درست ہو جائے گا، لیکن یہ کافی نہ ہونے کے باعث ہمارے معاشرہ میں کافی خرابیاں پیدا ہو گئیں۔

اگر دکاندار کی ناواقفیت اور کسی دوسرے کی نظر سے بچنے کا موقع مل جائے تو خریدار قیمت سے زیادہ مال حاصل کر لیتا ہے اور اگر گاہک کی ناسمجھی یا غفلت کا موقع دکاندار کو مل جائے تو اس سے زیادہ دام حاصل کر لیتا ہے، اسی طرح ایک ساتھ رہنے والے ایک دوسرے کی اشیاء کو غفلت کا موقع ملنے پر بقدر اخفاء اپنی ملکیت میں لے لیتے ہیں اور ایک دوسرے کی اشیاء کو بلا اجازت استعمال کرنے کا رواج تو بہت عام ہے خواہ اس سے اصل مالک کو دشواریاں اور نقصانات کتنے بھی پیش آئیں۔

ہمارے معاشرہ میں بھی یہ کمزوری بڑھتی جارہی ہے، اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارا گھریلو ماحول، پھر ہمارا تعلیمی نظام، دلوں کو انسانی ہمدردی کا عادی اور خوف خدا اور تصور آخرت سے وابستہ کرنے سے بہت کوتاہ اور غافل ہے، علم تو ڈھیروں مہیا کرنے کی فکر کی جاتی ہے، لیکن سیرت کو درست کرنے اور انسان بنانے کے طریقے بہت کم اختیار کئے جاتے ہیں، اس کے نتیجہ میں وہ اخلاقی کمزوریاں دلوں میں گھر کر لیتی ہیں جن سے معاشرہ پراگندہ اور خود غرض بنتا جاتا ہے، دوسرے کی چیز بلا اجازت استعمال کر لینا، دوسرے کی نجی باتوں کی ٹوہ میں رہنا، اپنے معمولی فائدہ کے لئے دوسرے کا بڑا نقصان کر دینا، ذاتی منفعت کی طلب میں ملت کو نقصان پہنچانا، دنیاوی فائدہ کی خاطر آخرت کی بربادی مول لے لینا، ہماری معاشرت میں پھیلتا جارہا ہے۔

ایک ادارہ نے اپنے ٹیلیفون پر طویل فاصلہ کی کالیں مخفی طور پر بار بار ہو جانے کے بعد ایک تختی لگائی کہ یہ قومی مقصد کا ٹیلیفون ہے براہ کرم کال کریں تو اس کا معاوضہ بھی ادا کریں، تختی کی پروا کئے بغیر ایک صاحب کال کرنے لگے، جب ان سے کہا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں بھی قوم کا ہوں اور بے تکلف کال کی اور دلچسپی کی بات یہ ہے کہ ایسی باتوں کو دین کے خلاف محسوس نہیں کرتے، حالانکہ ان معاملات میں دین کی واضح ہدایات موجود ہیں، یہ احساس کہ مالک سے اجازت لے کر ہی اس کی چیز استعمال کی جائے اور اس کی اجازت پر ہی اس کی چیز کو اپنی ملکیت میں لیا جائے خواہ وہ چیز کتنی ہی معمولی ہو، بہت کم لوگوں کو اس کا احساس ہوتا ہے کہ یہ دیانت داری کی کمی کا معاملہ ہے اور جہاں تک تعاون و ہمدردی کا تعلق ہے تو وہ تو مخلصانہ طور پر اور محض اللہ تعالیٰ کے لئے کرنے کے دائرہ سے تقریباً باہر ہو چکا ہے، اب تو جس کے تعاون و ہمدردی کا گہرا جائزہ لیا جائے تو اس کے پیچھے عموماً کوئی دنیاوی مفاد مخفی ملتا

منکرین ختم نبوت کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں: مفتی خالد محمود

لندن، ساؤتھ ہمپٹن (پ ر) عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی روح کی حیثیت رکھتا ہے، یہ دین اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جس کے بغیر کوئی نیک عمل قابل قبول نہیں۔ منکرین ختم نبوت اللہ تعالیٰ کے سچے اور آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا رشتہ توڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی سے جوڑتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مفتی خالد محمود نے بعد نماز ظہر جامع مسجد عمر ساؤتھ ہمپٹن میں اور بعد نماز مغرب جامع مسجد کنگسٹن میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے اسلام کے متوازی مذہب کی بنیاد رکھی ہے۔ منکرین ختم نبوت کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ مفتی صاحب نے سامعین کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۴ رجون کو منعقد ہونے والی ستائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت کی دعوت دی۔ اس موقع پر مولانا مفتی سہیل احمد اور قاری فیض اللہ چترالی نے بھی عقیدۂ ختم نبوت کی فضیلت واہمیت پر مفصل بیان کیا۔

ہے، حتی کہ آپس میں ملنے جلنے میں، ایک دوسرے سے اخلاق کے ساتھ پیش آنے میں، محبت واحترام کے ساتھ پیش آنے میں، دوسرے کی ضرورت وطلب کو خوش دلی سے پورا کرنے میں اکثر دنیاوی مفاد کا مخفی عمل دخل ملتا ہے، اس طریقہ سے ہمارا معاشرہ محض ایک مصنوعی ربط ومحبت کا معاشرہ بن گیا ہے، اس میں اخلاص کے جذبہ سے اور للہ فی اللہ کرنے کا جذبہ بہت قلیل یا مفقود ہو چکا ہے۔

حقیقت میں خوف خدا اور تصور آخرت کے کمزور پڑ جانے کے ہی یہ اثرات ہیں، جب خوف خدا اور تصور آخرت ہوتا ہے تو باہمی ربط وضبط اور تعاون و ہمدردی، اخلاص، بے غرضی اور سچے ربط وضبط کی خو اور طاقت پیدا ہوتی ہے، جس سے انسانیت اور سچے اخلاق کی فضا بنتی ہے اور زندگی میں زندگی کا مزہ آتا ہے، عہد رسالت اور عہد خلفائے راشدین میں خوف خدا اور تصور آخرت کے بہت سے واقعات ہیں، اس کے بعد کے زمانوں میں بتدریج ان میں کمی ہوتی ہے، لیکن اسلام کا کوئی زمانہ ان جیسے واقعات سے خالی نہیں رہا، حتی کہ موجودہ عہد میں بھی اس جذبہ کے حامل واقعات ملتے ہیں، تعاون و ہمدردی کے بے لوث واقعات تو وقتاً فوقتاً دیکھنے کو ملتے رہتے ہیں، بڑے تعاون اور وسیع ہمدردیوں کے واقعات سے بھی یہ زمانہ خالی نہیں، مثال کے طور پر مکہ مکرمہ کا ایک واقعہ کہ ایک پاکستانی نوجوان جو مکہ مکرمہ میں کام کرتے ہیں دونوں گردوں کے بے کار ہو جانے سے مرض میں مبتلا ہوئے، ان کو ڈاکٹروں نے بتایا کہ وہ کسی کا گردہ اپنے جسم میں منتقل کریں تب ہی وہ بچ سکتے ہیں، مصارف ایک لاکھ سے زیادہ تھے، ان کے بعض احباب اس کے لئے فکرمند ہوئے، اسی دوران ایک عرب آئے اور دوران گفتگو ان کو اس کا علم ہوا، انہوں نے دریافت کیا کہ کیا مسئلہ ہے، معلوم ہونے پر دریافت کیا کہ کیا مصارف ہوں گے، ان کو بتایا گیا کہ فی الحال ایک لاکھ ریال کا خرچ ہے، انہوں نے اسی وقت رقم نکال کر دے دی، جب ان سے ان کا نام دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ جس کے لئے میں نے کیا ہے یعنی خدائے تعالیٰ میرا نام جانتا ہے اور یہ کہہ کر چلے گئے، کیا یہ بات اللہ کی رضا اور جزائے آخرت کے علاوہ کسی اور سبب سے ہو سکتی ہے؟ اور جب خوف خدا اور تصور آخرت سے زندگی خالی ہو تو وہ واقعات بکثرت مشاہدہ میں آتے ہیں جن میں بے دردی اور خود غرضی کا مظاہرہ ہوتا ہے تو وہ ملکی قانون سے بھی قابو میں نہیں آتے مثلاً ریلوے یا ہوائی حادثات کے موقع پر ہلاک شدہ اور زخمی لوگوں کے مال پر فوراً قبضہ کرنا اور اس سلسلہ میں سخت دلی اور بے دردی کا مظاہرہ کرنا ایک عام چلن بن گیا ہے، حتی کہ روس جیسے سخت گرفت رکھنے والے ملک میں آرمینیا کے زلزلہ سے متاثرین کے ساتھ بے دردی کے واقعات کی تصویریں سامنے آئیں جو اس بات کی علامت ہیں کہ قانون اور ضرب وحرب سے ایک مصنوعی اور ناقص روک تو لگ سکتی ہے، لیکن حقیقی اور جامع روک نہیں ہو سکتی۔

☆☆..........☆☆

اسلام امن کا درس دیتا ہے، اس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں: شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

لندن (پ ر) اسلام ایک کامل اور مکمل دین ہے، اس کی تعلیمات قیامت تک باقی رہیں گی، مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اسلام کی ابدی تعلیمات کو سیکھیں اور ان پر عمل کریں، خصوصاً برطانیہ، یورپ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے عمل، اپنے حسن کردار اور اپنے اخلاق حسنہ کے ذریعے اسلام کی تعلیمات پھیلائیں اور غیر مسلموں کے سامنے اسلام کی عملی تصویر پیش کریں، ہم اپنے عمل اور اخلاق سے ہی دوسروں کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے استقبال کے لئے آنے والے وفد کے سامنے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کا اتفاقی عقیدہ ہے جو قرآن وسنت سے ثابت ہے اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے، ختم نبوت پر ایمان رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے، اس کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام امن کا درس دیتا ہے، اس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں، آج مسلمانوں اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حضرت مولانا عبدالمجید مدظلہ ۱۵ رجون جمعہ کی شام کو کراچی سے لندن پہنچے۔ مفتی ظفر اقبال، مفتی خالد محمود، قاری فیض اللہ چترالی بھی ان کے ہمراہ تھے۔ حضرت امیر مرکزیہ کا انگلینڈ کا یہ دورہ ستائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں ہے جو ۲۴ رجون بروز اتوار کو برمنگھم میں منعقد ہوگی۔ حضرت امیر مرکزیہ نے اس موقع پر کہا کہ امید ہے کہ مسلمانان برطانیہ اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں گے اور ان شاء اللہ یہ کانفرنس یورپ اور برطانیہ کے سامنے اسلام کے اصلی چہرہ کو متعارف کرانے میں اہم سنگ میل ثابت ہوگی۔ امیر مرکزیہ کا انگلینڈ میں ایک ماہ قیام ہوگا، اس دوران وہ مختلف شہروں میں اجتماعات سے خطاب کریں گے اور ۲۴ رجون کو ختم نبوت کانفرنس برمنگھم اور یکم جولائی کو توحید وسنت کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے۔ ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا عزیز احمد مدظلہ نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی اس سے قبل انگلینڈ پہنچ چکے ہیں اور مختلف شہروں میں ان کے دورے جاری ہیں۔ لندن ایئرپورٹ پر مفتی سہیل احمد، مولانا عبدالرزاق، حاجی محمد رفیع کے علاوہ دیگر حضرات نے حضرت امیر مرکزیہ کا استقبال کیا۔

کبھی اے نوجواں مسلم! تدبر بھی کیا تو نے؟

مولانا محمد اکرم غنامظاہری

پوری دنیا میں مسلمان پریشانی وزبوں حالی کا شکار ہیں، ہر ایک کی زبان پر مسلمانوں کی پسماندگی اور درماندگی کا تذکرہ ہے، فلاکت ونکبت مسلمانوں کی شناخت بن چکی ہے، اقوامِ عالم قوم مسلم کی بیخ کنی میں اپنی تمام تر طاقت وقوت صرف کررہی ہیں، مسلمانوں کی تحقیر، مسلمانوں کی ایذا رسانی اور مسلمانوں کی ایمانی غیرت وحمیت کو چیلنج کرنا دشمنانِ اسلام کا محبوب مشغلہ بن چکا ہے، کبھی شان اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کی جارہی ہے تو کبھی قرآن مقدس کی توہین کی جارہی ہے، کبھی داڑھی کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا جارہا ہے تو کبھی برقع پر پابندی عائد کی جارہی ہے، کبھی اذان کا مسئلہ اٹھایا جارہا ہے تو کبھی مساجد کے مناروں پر اعتراض کیا جارہا ہے، کبھی مدارس کو بدنام کرکے مدارس پر روک لگانے کی کوشش کی جارہی ہے تو کبھی تعلیم کا بہانہ بنا کر مدارس کو جڑ سے اکھیڑنے کی کوشش کی جارہی ہے غرضیکہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور ان کو ذلیل ورسوا کرنے کی سازش اعلیٰ پیمانے پر جاری ہے۔

اس قسم کا جب بھی کوئی واقعہ پیش آتا ہے مسلمان صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آتے ہیں اور ارباب حکومت کے سامنے اپنا مذمتی بیان درج کراتے ہیں۔ اگر کسی فرد واحد نے کوئی کارروائی کی ہو تو اس کی سزا کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور اگر ارباب حکومت نے اسلام سے متصادم قانون سازی کی تو قانون میں تبدیلی کا مطالبہ ہوتا ہے، الغرض ایمانی غیرت وحمیت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے ایمانی غیرت کے چیلنج کرنے والوں کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ آخر یہ واقعات بار بار کیوں رونما ہورہے ہیں؟ کیا کبھی اس کے اسباب وعوامل پر غور کیا گیا؟ ہم صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں، مظاہرے، جلسے جلوس اور عظیم الشان پیمانے پر کانفرنس منعقد کرکے اپنی بیداری کا ثبوت تو پیش کرتے ہیں مگر کبھی ان کی وجوہات پر غور وفکر نہیں کرتے کہ یہ ناگفتہ بہ حالات کیونکر پیش آتے ہیں؟

مسلمانانِ عالم پر ہونے والے مظالم کے اسباب ووجوہات پر غور کرنے سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ ان مظالم کا بنیادی سبب مسلمانوں کے وہ بُرے اعمال وکردار ہیں جن سے مسلمانوں کی ایمانی قوت ضائع ہوچکی ہے، مسلمان بظاہر تو مسلمان ہیں مگر ایمانی روح سے محروم، جبکہ مسلمانوں کی اصل طاقت قوت "ایمان کامل" ہے، ایمان کامل ہی ان کا قیمتی اثاثہ ہے، یہی وہ مضبوط ہتھیار ہے جس کے ذریعے وہ تمام شرور وفتن سے محفوظ رہتے ہیں، چونکہ مومن کامل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط ومستحکم ہوتا ہے اور جس کا تعلق خالق کائنات سے مضبوط ہوجائے دنیا کی کوئی طاقت اس کو ذلیل ورسوا تو دور کی بات اس پر نگاہِ غلط انداز بھی نہیں ڈال سکتی، لیکن آج مسلمان بھی دیگر اقوام کی طرح تمام منہیات میں مبتلا ہوگیا، مختصر یہ کہ مسلمانوں پر ہونے والی تباہی وبربادی، مصائب وآلام اور شرور وفتن قوم مسلم کے ان گناہوں کی نحوست کا نتیجہ ہے جن سے ان کا رشتہ خدا سے ٹوٹ گیا۔

آج مسلم معاشرہ گناہوں کی دلدل میں پھنس چکا ہے، جس سے نکلنے کے آثار بہت دور تک نظر نہیں آتے، بعض گناہ تو کفر وشرک تک پہنچادیتے ہیں، بعض گناہوں کو فخریہ انداز میں انجام دیا جاتا ہے، تمام گناہوں کا احاطہ ناممکن ہے، یہاں صرف ان چند خلاف شرع امور کا تذکرہ کیا جاتا ہے، جن کا وقوع غیروں کے ہاتھ سے ہوجائے تو ہم اپنی ایمانی غیرت کا ثبوت پیش کرتے ہیں جو قابل ستائش اور خوش آئند بات ہے، لیکن جب ہم خود اسی جرم کا ارتکاب کرتے ہیں (اگرچہ ہمارا طریقہ [illegible]) تو ہمیں اس کے جرم ہونے کا احساس تک نہیں ہوتا۔

ضرورت ہے اس بات کی کہ جس طرح ہم شریعت کے خلاف حکمرانوں کی قانون سازی پر یا کسی دشمن اسلام کی شرارت وفتنہ انگیزی پر صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اور مجرمین کو سزا دینے کی حکومت سے درخواست کرتے ہیں، اسی طرح اپنے اعمال اپنے معاشرہ کا جائزہ لیں اور ان تمام چیزوں سے اپنے معاشرے کو پاک کریں جو اسلام مخالف یا اسلامی نقطۂ نظر کے خلاف ہے۔

شریعت میں مداخلت:

موجودہ دور جمہوریت کا دور ہے جس میں ہر مذہب کے ماننے والوں کو اپنے مذہبی قوانین پر عمل کرنے کی مکمل آزادی ہوتی ہے، اس کے باوجود اگر حکومت کوئی ایسا قانون نافذ کرے جو مذہب سے

خلاف ہو تو ہر شخص کو حق جمہوریت سے استفادہ کرتے ہوئے اس قانون کے خلاف آواز بلند کرنے کی اجازت ہے، جمہوری ممالک میں اس قسم کے قوانین پاس ہوتے رہتے ہیں، انہیں میں سے حال ہی میں (ہندوستان میں) پاس ہونے والا ایک قانون ''نکاح کا لازمی رجسٹریشن'' ہے جس کا مطلب ہے اگر کوئی اپنے نکاح کا رجسٹریشن نہیں کرتا ہے تو اس کے نکاح کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا، جبکہ اسلام میں دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ہونے پر نکاح منعقد ہو جاتا ہے، نیز مذہب اسلام میں نکاح میں جلدی کی تاکید کی گئی ہے اور اس قانون کی رو سے اٹھارہ سال سے کم عمر کے بچے یا بچی کی شادی نہیں کرائی جاسکتی ہے۔ ان دونوں نقطۂ نظر سے حکومت کا قانون اسلام سے متصادم ہے، لہٰذا اس قانون کی مخالفت کرنا مسلمانوں کا فریضہ ہے، اس فریضے کی ادائیگی میں مسلمانوں نے حکومت کا دروازہ کھٹکھٹایا، صدائے احتجاج بلند کی اعلیٰ پیمانے پر اپنے اتحاد کا ثبوت پیش کرتے ہوئے حکومت کو متنبہ کیا۔

مسلمانوں کا یہ عمل قابل ستائش ہے مگر وہیں دوسری طرف قابل افسوس عمل نکاح میں ''جہیز'' کا التزام ہے، جہیز کو نکاح کا جزو سمجھا لیا گیا ہے، اس کے بغیر نکاح ہو ہی نہیں سکتا، جبکہ شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں اور جس چیز کا شریعت سے ثبوت نہ ہو اس کا التزام شریعت میں مداخلت ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جس طریقے سے حکومت کی قانون سازی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی، یہاں وہ آوازیں خاموش کیوں؟ جس طریقے سے اعلیٰ پیمانے پر قانون کے خلاف اپنے اتحاد کی قوت پیش کی گئی وہی طاقت و قوت جہیز کے خلاف کیوں استعمال نہیں کی جارہی ہے؟ جس طرح قانون کو شریعت میں مداخلت قرار دیا گیا جہیز کے لزوم کو شریعت میں مداخلت کیوں نہیں قرار دیا جاتا؟ جس طرح قانون کو اسلام سے متصادم قرار دیا گیا جہیز کو اسلام سے متصادم کیوں نہیں قرار دیا گیا؟ یاد رہے یہاں یہ کہنا مناسب نہ ہوگا کہ:

''حکومت کا قانون تمام مسلمانوں کے لئے لازمی اور ضروری ہوتا اور جہیز تو اختیاری چیز ہے اس کے التزام پر کسی پر دباؤ نہیں ہے۔'' چونکہ مسلمانوں کی اکثریت جہیز کو اپنا چکی ہے اور اس پر کسی جماعت یا قانون کا اگرچہ دباؤ نہیں، مگر ماحول کا دباؤ قانون کے دباؤ سے کچھ کم نہیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مسلمان اس رسم بد کو بڑے شوق سے انجام دیتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ رسم اتنی عام ہوتی جارہی ہے کہ عوام تو عوام امت کا خاص طبقہ بھی اس مرض کا شکار ہوتا جارہا ہے۔ مسلمانوں کو غور کرنا چاہئے کہ اسی مسئلہ نکاح میں جب حکومت کی طرف سے قانون سازی ہوتی ہے تو ہماری ایمانی حمیت وغیرت جاگ اٹھتی ہے لیکن جب اسی نکاح میں ہم کسی اسلام مخالف کام میں مبتلا ہوتے ہیں تو ہماری ساری ایمانی غیرت وحمیت سرد پڑ جاتی ہے۔ ہماری اسی بدعملی کا نتیجہ ہے کہ دشمن کو شریعت میں دست درازی کا موقع ملا ورنہ اگر ہم اپنے اندر پنپنے والی برائیوں کا سختی سے سدباب کرتے تو کیا کسی کو ہماری شریعت میں دخل اندازی کی ہمت ہوتی؟

ضرورت ہے اس بات کی کہ جس طرح اسلام مخالف قانون کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جاتی ہے، قراردادیں پاس کی جاتی ہیں، اپنے اتحاد کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے، اسی طرح ہم مسلم معاشرے میں رائج اسلام مخالف رسومات کے خلاف متحد ہو جائیں! اس کے خلاف بھی قراردادیں پاس کریں! تمام جماعتوں کے سرکردہ قائدین کو مدعو کرکے کانفرنس منعقد کریں، اس رسم کے خلاف بھی ملک گیر بلکہ عالمگیر تحریک چلائیں، ایک قدم اور آگے بڑھا کر کوشش اس بات کی کی جائے کہ حکومت سے قانون پاس کرا کر جہیز کے نام پر صنف نازک پر ظلم کرنے والے اور شادی سے قبل جہیز کا مطالبہ کرنے والوں کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جائے۔

توہین رسالت:

دشمنان اسلام محسن انسانیت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بار بار گستاخی کرتے ہیں، جب بھی اس قسم کا کوئی واقعہ پیش آتا ہے مسلمان اس کی مذمت کے لئے سڑکوں پر نکل آتے ہیں اور صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے ملعون گستاخ رسول کو کیفر کردار تک پہنچانے کا پرزور مطالبہ کیا جاتا ہے۔ ایک طرف مسلمانوں کا یہ عمل لائق تحسین اور قابل داد ہے، لیکن وہیں دوسری طرف مسلمانوں کا قابل افسوس عمل ''سنت سے عملاً نفرت و بیزاری'' ہے۔ مسلم معاشرہ میں سنت سے نفرت و بیزاری عام ہو چکی ہے، متبع سنت علماء وصلحاء کو

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار، میٹھادر کراچی
فون:2545573

مسلمانوں کا ایک طبقہ حقیر نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ مغرب کے دلدادہ حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وضع و ہیئت اختیار کرنے والے حضرات کو حقیر نگاہوں سے دیکھتے ہیں انہیں دقیانوسی اور نہ جانے کیسے کیسے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ اگر کوئی نبی کی سنت اپناتے ہوئے سادگی کے ساتھ شادی کی تقریب انجام دینا چاہتا ہے، اسے معاشرے میں بُرا سمجھا جاتا ہے، خاندانی روایات کی مخالفت کا مجرم تصور کیا جاتا ہے، اگر کوئی مسلم معاشرے میں اپنے پائجامے کو نصف ساق تک پہن لے سب کی ترچھی نگاہیں اسی متبع سنت کے پیروں پر پہنچتی ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ ضرورت ہے اس بات کی کہ جس طرح شان اقدس میں کھلم کھلا گستاخی کرنے والے کے خلاف ہم آواز بلند کرتے ہیں، اسی طرح ہمیں چاہئے کہ جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کا جنازہ نکالا جارہا ہو وہاں بھی ہم نبی کی گستاخی سمجھ کر اپنی بیداری کا ثبوت پیش کریں اور مسلم معاشرہ میں پھیلنے والی ان تمام برائیوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

توہین قرآن مجید:

اسلام دشمن طاقتیں اپنے کفر و عناد کا ثبوت پیش کرتے ہوئے آئے دن قرآن مقدس کی عظمت و حرمت کو پامال کررہی ہیں، پورے عالم میں مختلف مقامات پر وقفے وقفے سے قرآن مقدس کے اوراق جلانے کے واقعات اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں، جب بھی اس قسم کا کوئی واقعہ پیش آتا ہے مسلمان اس کی سخت مذمت کرتے ہیں، مجرم کو سزا دینے کا مطالبہ کیا جاتا ہے، حکومت کو اس کے خلاف میمورنڈم پیش کیا جاتا ہے، لیکن قابل افسوس بات یہ ہے کہ جب مسلمان خود قرآن کریم کی بے حرمتی کرتا ہے مسلمانوں کو اس کا احساس تک نہیں ہوتا بلکہ بسا اوقات تبرکاً قرآن مجید کی بے حرمتی کا مرتکب ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ چنانچہ تدفین میت کے وقت اس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ میت کی تجہیز و تکفین کے بعد میت کے اوپر ایک چادر ڈالتا ہے، جس پر آیات قرآنی لکھی ہوتی ہیں۔ مقام فکر و تدبر ہے کہ میت کے مرجانے کے بعد اس کے قریب قرآن کریم کی تلاوت کی اجازت نہیں ہے، میت کو مسجد میں لے جانے کی اجازت نہیں ہے، پھر معلوم نہیں قرآن کریم کی آیت کو اس کے اوپر رکھنے کو کیسے جائز ہی نہیں بلکہ تبرک سمجھا جاتا ہے؟ حد تو اس وقت ہوجاتی ہے جب اس چادر کو میت کے پیروں تک پہنچادیا جاتا ہے۔ بہت سے اللہ کے محبوب بندے ہوتے ہیں جنہوں نے زندگی بھر قرآن مقدس کی تعظیم کی، کبھی ان سے کسی قسم کی بے ادبی نہیں ہوئی مگر آج جب وہ مجبور و لاچار ہیں ان کے ساتھ قرآن کریم کی بے حرمتی والا سلوک کیا جاتا ہے، مسلمانوں کا ایک جم غفیر وہاں موجود ہوتا ہے مگر کسی کو احساس تک نہیں، وجہ معلوم نہیں اس وقت ہماری ایمانی غیرت و حمیت کہاں چلی جاتی ہے۔

قرآن کریم کی آیات کسی کاغذ پر لکھ کر گھروں میں لٹکادیا جاتا ہے، جس گھر میں قرآنی آیات لگی ہوئی ہوتی ہیں، اسی کمرے میں ٹی وی کی اسکرین پر فحش پروگرام دیکھا جاتا ہے، جس کاغذ پر قرآن کریم کی آیات لکھی ہوئی ہوتی ہیں، اس پر گرد و غبار جمع ہوجاتا ہے، گھر میں رکھے ہوئے قرآن کریم پر گرد و غبار جم جاتا ہے، مہینوں گزر جاتے ہیں صفائی کی توفیق نہیں ہوتی بلکہ کبھی تو سالوں گزر جاتے ہیں۔ قرآن کریم کو تجوید سے پڑھنا ضروری ہے۔ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد اس فریضے سے غافل ہوکر قرآن کریم کی اس طرح تلاوت کرتی ہے کہ اصلی حالت تبدیل ہوکر اس کے معانی و مفہوم بدل جاتے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کو کم درجے کی تعلیم اور اس کے پڑھنے پڑھانے والے کو حقیر نگاہوں سے دیکھنا بھی قرآن مجید کی بے حرمتی میں داخل ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان امور پر توجہ دیں اور جس طرح غیروں کی طرف سے ہونے والی بے حرمتی و توہین پر اپنی ایمانی غیرت و حمیت کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے، اسی طرح اپنی طرف سے ہونے والی بے حرمتی پر بھی ایمانی غیرت و حمیت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے ان امور کی اصلاح کی فکر کریں۔ ہماری ان جیسی اور بہت ساری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے کہ دشمن ہر دن مسلمانوں کے ایمانی جذبے کو ٹھیس پہنچاتا ہے، چونکہ ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ آج مسلمانوں کا رشتہ قرآن سے کس حد تک ہے ورنہ اس کی کیا مجال تھی کہ وہ اس مذموم حرکت کا ارتکاب کرے۔ ضرورت ہے اس بات کی کہ قرآن مقدس کا ادب و احترام کرتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہوکر قرآن سے اپنے رشتہ کو مضبوط کیا جائے۔ ☆☆☆

ABS
ESTD 1880
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Surafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کیوں ضروری ہے؟

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

دین اسلام کے بنیادی عقائد میں سے اہم ترین عقیدہ، عقیدہ ختم نبوت ہے جس پر مسلمانان عالم متفق ہیں۔ اس مبارک عقیدہ کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ یہ عقیدہ پورے دین اسلام کی روح ہے۔ جیسے روح کے بغیر جسم کی کوئی حیثیت نہیں ایسے ہی عقیدہ ختم نبوت کے بغیر کسی عمل کی کوئی اہمیت نہیں، اگرچہ لاکھوں نمازیں پڑھے روزے رکھے، حج کرے سب بیکار ہیں۔ یہ قرب قیامت کا دور ہے۔ روز بروز نت نئے فتنے مختلف شکلوں میں رونما ہو رہے ہیں جن میں سب سے بڑا فتنہ قادیانیت ہے۔ پوری ملت اسلامیہ متفقہ طور پر قادیانیوں کو کافروں کی بدترین قسم زندیق قرار دیتی ہے اور بقول علامہ اقبال: ''قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں''۔ پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس کے بعد صدر پاکستان نے تعزیرات پاکستان میں دفعہ 298 بی اور 298 سی کا اضافہ کرتے ہوئے قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال اور قادیانیت کی تبلیغ سے روک دیا۔ اس آرڈیننس کی رو سے قادیانی نہ تو کلمہ کا استعمال کر سکتے ہیں اور نہ قرآن مجید، اذان، نماز، روزہ کا کسی بھی طرح استعمال کر سکتے ہیں۔ ایسا کرنے پر ان کو گرفتار کر کے تین سال کی سزا دی جائے گی۔ تا کہ کلمہ طیبہ، قرآن مجید اور دیگر شعار اسلامی ان ناپاک لوگوں کے ہاتھوں سے محفوظ ہو جائیں۔ منکرین ختم نبوت قادیانی / مرزائی آج بھی مختلف چالوں سے مسلمانوں سے کمائے ہوئے پیسوں سے مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور ہیں۔ دوستی، نوکری، چھوکری، پیسوں کی نوکری کے بہانے سے اور کسی کو غیر ملکی ویزہ کا جھانسا دیکر ان کے ایمان کو لوٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سچے اور آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا رشتہ توڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی سے جوڑتے ہیں جو ایک طرف اپنے آپ کو انگریز کا خودکاشتہ پودا قرار دیتا ہے اور دوسری طرف (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

اکثر لوگ سوال کرتے ہیں کہ کفار کے ساتھ تو معاملات کرنے جائز ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کفار کے ساتھ معاملات تو تب جائز ہیں جب وہ مسلمان کا روپ نہ دھاریں اور مسلمان کی نشانیوں (شعائر اسلامی) کو استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں۔ جبکہ قادیانی مسلمانوں کا روپ دھار کر اور ان کے شعائر (کلمہ، نماز، روزہ، قرآن وغیرہ) کو استعمال کر کے تعلقات کے جھانسہ میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ لہٰذا اس قسم کے کافروں سے ہر قسم کے تعلقات حرام ہیں۔ پاکستان اور بیرون ممالک سے مختلف مکاتب فکر کے تمام جید علماء کرام اور مفتیان عظام اور تمام بڑے بڑے دینی مدارس کا متفقہ فتویٰ ہے کہ قادیانیوں / مرزائیوں سے خرید و فروخت، تجارت، لین دین، سلام و کلام، ملنا جلنا، کھانا پینا، شادی و غمی میں شرکت، جنازہ میں شرکت، تعزیت، عیادت، ان کے ساتھ تعاون یا ملازمت سب شریعت اسلامیہ میں سخت ممنوع اور حرام ہیں۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج اور ان کی اصلاح اور ہدایت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی نشانی ہے۔

قادیانیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض وعداوت اور دشمنی کا دوسرا نام ہے۔ قادیانی / مرزائی ختم نبوت اور دین اسلام پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بے انتہا پیسہ خرچ کر کے مرزائیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے اور اسلام اور پاکستان کو نقصان پہنچانے میں مصروف ہیں اور اس کوشش میں قادیانی جماعت کی مالی معاونت میں شیزان انٹرنیشنل پیش پیش ہے۔ شیزان انٹرنیشنل قادیانیوں کا ملکیتی بہت اہم ادارہ ہے۔ اس کی مصنوعات جوس، مربے، چٹنیاں، جام جیلی، نمک، بوتلیں وغیرہ پورے پاکستان میں دستیاب ہیں اور بیرون ممالک میں بھی جاتی ہیں۔ یہ قادیانی جماعت کی بھرپور مالی معاونت کرنے والا ادارہ ہے۔ لمحہ فکریہ ہے کہ یہ ادارہ جو اسلام مخالف سرگرمیوں میں جوش وخروش سے مصروف ہے ہم مسلمانوں کی جیب سے چل رہا ہے۔ شاہنواز نامی متعصب قادیانی نے 1967ء میں شیزان کی بنیاد رکھی اور اس کی آمدنی میں سے بے دریغ سرمایہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی تشہیر کے لئے خرچ

کیا۔ شیزان نے قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر کے لئے ریکارڈ کام کیا۔ پاکستان میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی لگنے پر یہ جلسہ ملعونہ لندن میں منعقد ہوا۔ اس جلسے کے لئے سب سے زیادہ مالی معاونت شیزان نے کی۔ 1988ء میں ایک کروڑ ساڑھے اکاون ہزار روپے ربوہ فنڈ میں جمع کروائے اور ہر سال کروڑوں روپے اس فنڈ میں جمع کروائے جا رہے ہیں۔ خلاف قانون شائع ہونے والے قادیانی اخبارات اور درجنوں رسائل اور جرائد میں شیزان انٹرنیشنل بڑے بڑے اشتہارات دے کر انہیں مالی طور پر مستحکم کرتی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف کام کرنے والے اور ارتداد پھیلانے والے قادیانی طلباء اور مربیوں کے لئے شیزان انٹرنیشنل نے باقاعدہ وظائف مقرر کر رکھے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیوں پر مبنی قادیانی لٹریچر چھپوانے کے لئے وسیع فنڈ شیزان انٹرنیشنل نے مخصوص کر رکھا ہے۔ ہر قادیانی رسالے کے خاص نمبر میں شیزان انٹرنیشنل خصوصی تعاون کرتی ہے۔

شاہ نواز اس قدر جنونی قادیانی تھا کہ معروف سابق قادیانی مرزا محمد حسین نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا تھا کہ شیزان انٹرنیشنل کے مالک شاہ نواز قادیانی کی ہدایت پر اس کی تمام مصنوعات میں ربوہ کے نام نہاد بہشتی مقبرہ کی مٹی بطور تبرک استعمال ہوتی ہے۔ معروف صحافی جناب آغا شورش کشمیری نے ایک جلسہ میں اپنی تقریر میں اس راز سے پردہ اٹھایا تھا۔

1974ء میں قادیانیوں کے خلاف ملک گیر تحریک چلی تو مسلمانوں میں قادیانیوں/مرزائیوں کے خلاف شدید اشتعال پایا جاتا تھا۔ ان دنوں شیزان انٹرنیشنل کا کاروبار کم ہونا شروع ہوا تو شاہ نواز نے ایک بدقسمت مسلمان فیملی (ڈین ٹیکسی والوں) سے ایک معاہدہ کیا جس کی رو سے شیزان فیکٹری اور اس کی تمام مصنوعات اور تمام دنیا میں موجود شیزان ریسٹورنٹ قادیانیوں کی ملکیت رہیں گے۔ البتہ صرف لاہور کی حدود میں قائم شیزان بیکریاں اور ریسٹورنٹ مسلمان چلائیں گے مگر نام شیزان کا رکھنے کے پابند ہوں گے اور شیزان کو پروموٹ کریں گے۔ مسلمانوں کو خفیہ اور مشروط معاہدہ کے تحت بیکریاں فروخت کردی گئیں۔ اس میر جعفر اور میر صادق صفت فیملی نے قادیانیوں کے شانہ بشانہ اسلام کو نقصان پہنچانے اور قادیانیت کے فروغ کے لئے اپنی مسلمانی تک پیش کردی۔ اس کے بعد شاہ نواز نے پوری دنیا میں جہاں جہاں شیزان انٹرنیشنل کی مصنوعات جاتیں وہاں پروپیگنڈا شروع کروادیا کہ شیزان مسلمانوں نے خرید لی ہے اور بہت سے مسلمانوں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہوگئے کہ شیزان مسلمانوں کی ملکیت ہے۔ کراچی سے خیبر تک ہر جگہ شیزان انٹرنیشنل والے 38 سال سے یہ پروپیگنڈا کرتے نظر آرہے ہیں کہ شیزان مسلمانوں نے خرید لی ہے۔ شیزان بیکریوں کے مالکان شیزان کا نام اور سٹائل جو کہ شاہ نواز کے نام رجسٹرڈ ہے استعمال کر رہے ہیں اور لاکھوں مسلمانوں کے لعنت ملامت کے ساتھ منع کرنے کے باوجود چار عشروں سے استعمال کر رہے ہیں۔ قادیانیوں/مرزائیوں کے ساتھ مل کر پوری دنیا میں مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں کہ شیزان قادیانیوں کی ملکیت نہیں رہی۔ ڈین ٹیکسی فیملی کے جلال الدین، ریاض الدین، اسلم، افضل، اعجاز اور اصغر سے درخواست ہے کہ اگر یہ بیکریاں آزاد ہیں تو ان کا نام تبدیل کریں تاکہ مسلمانوں کو پتہ چلے کہ ان کا شیزان انٹرنیشنل سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ مسلمان خرید چکے ہیں۔ پوری دنیا میں تشہیر کریں کہ شیزان انٹرنیشنل کی تمام مصنوعات قادیانیوں کی ہیں اور لاہور کے علاوہ ساری دنیا میں موجود شیزان ریسٹورنٹ قادیانیوں کی ملکیت ہے۔ ہمارا نام غلط استعمال کیا گیا کہ شیزان کی مصنوعات ہم مسلمانوں نے لے لی ہیں۔ ہم نے صرف لاہور شہر کی حدود میں قائم شیزان بیکریاں اور ریسٹورنٹ خریدا ہے اور اس کا نیا نام ....ہے۔ جب تک ان بیکریوں کا نام نہیں بدلا جاتا، ان کی حیثیت ایسی رہے گی کہ مسلمانوں کی قادیانی بیکریاں۔ اگر کسی کو یہ بات سمجھ نہ آئے تو وہ اس طرح فرض کرلیں کہ اگر کوئی مسلمان "ابوجہل بیکرز اینڈ سویٹس" کے نام سے دکان کھول لے تو کیا کوئی مسلمان جس کے اندر ذرا سی بھی دینی غیرت موجود ہو، اس بیکری سے سامان خریدے گا؟ یقیناً نہیں۔ حالانکہ صرف نام ابوجہل رکھا ہے شیزان بیکری کا تو نام بھی قادیانیوں کا ہے اور مال بھی قادیانیوں کا اور منافع بھی قادیانیوں کو جاتا ہے۔ دوسرا ان مسلمانوں اور قادیانیوں کی مشترکہ دھوکہ دہی کی وجہ سے لوگ شیزان کی قادیانی مصنوعات کو ساری دنیا میں استعمال کرتے ہیں اور یقیناً اس کام کے عوض شیزان بیکریوں کے مالکان بھی بھاری مفاد حاصل کرتے ہونگے۔ بغیر کسی بھاری مفاد کے عقیدہ ختم نبوت سے غداری کرنے اور دنیا کی لعنت ملامت مول لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

1990ء میں جب شیزان کمپنی کا مالک چوہدری شاہ نواز جہنم رسید ہوا تو قادیانی نبوت کے ترجمان "الفضل" نے اس کے لئے جو تعریفی کلمات کہے وہ ان مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ شیزان انٹرنیشنل قادیانیوں کی نہیں یا شیزان انٹرنیشنل پہلے قادیانیوں کی تھی اور اب مسلمانوں نے خرید لی ہے۔ قادیانی روزنامہ "الفضل" لکھتا ہے:

"احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم چوہدری شاہ نواز

صاحب 23 مارچ 1990ء کی شب لاہور میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ آپ کی عمر 85 برس تھی۔ محترم چوہدری شاہنواز صاحب جماعت احمدیہ کے مخیر اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے احباب میں سے تھے۔ آپ کو روسی زبان میں ترجمہ و طباعت قرآن کریم کا سارا خرچ ادا کرنے کی بھی توفیق ملی۔ چنانچہ سیدنا حضرت جماعت احمدیہ (الرابع) اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ 1983ء کے دوسرے روز 27 دسمبر کو خطاب کرتے ہوئے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کا ذکر یوں فرمایا: "روسی زبان میں ہم ابھی تک ترجمہ قرآن شائع نہیں کر سکے تھے۔ اس کے اخراجات بھی بہت زیادہ اٹھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کے دل میں یہ تحریک ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ وہ روسی زبان میں ترجمہ و نظر ثانی کے سارے اخراجات ادا کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں مزید نیکی کی توفیق دی۔ ایک نیکی دوسری نیکی کو جنم دیتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں روسی زبان میں قرآن کریم کی طباعت کے بھی سارے اخرات ادا کروں گا۔" (الفضل 14 جنوری 1984ء)

اسی طرح خطاب جلسہ سالانہ لندن 1987ء کے موقع پر بھی فرمایا: "مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کو ژنین قرآن کریم کا خرچ پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔"

حضور نے مزید فرمایا: "جاپانی زبان کے متعلق چوہدری شاہنواز صاحب کے بچوں نے اپنے باپ کے علاوہ یہ پیش کش کی ہے اور اس سلسلے میں بہت سی رقم جمع بھی کروا چکے ہیں۔"

(ضمیمہ قادیانی "خالد" اکتوبر 1987ء صفحہ 6 کالم 2)

شیزان انٹرنیشنل نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور قادیانی بنانے کے لئے روس اور جاپانی زبان میں قرآن کریم کے تحریف شدہ تراجم چھاپ کر تقسیم کئے۔ قادیانی تراجم میں عقیدہ ختم نبوت کو جھٹلایا جاتا ہے اور سلسلہ نبوت کو جاری ثابت کیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ مانا جاتا ہے اور قرآنی آیات مقدسہ کو مرزا قادیانی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس کے مرتد ساتھیوں کو "صحابہ رسول" اور "اہلبیت" کا نام دیا جاتا ہے اور اس کی بیہودہ بیویوں کو امہات المومنین کا نام دیا جاتا ہے۔

شاہنواز کے مرنے پر شیزان انٹرنیشنل نے قومی اخبارات میں جو اشتہار شائع کروایا اس کا متن ملاحظہ فرمائیں۔ "**انتقال پرملال**: پاکستان کے ممتاز صنعتکار اور بزنس مین چوہدری شاہنواز چیئرمین شاہنواز گروپ 23 مارچ 1990ء کو رات کو انتقال کر گئے۔ ان کی عمر بیاسی سال تھی۔ وہ اپنے چھوٹے صاحبزادے مسٹر منیر نواز چیئرمین شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ کی رہائش گاہ واقع 15/295 سرور روڈ لاہور کینٹ میں قیام پذیر تھے۔ ان کا جنازہ 25 مارچ کو ربوہ لے جایا گیا، جہاں انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم چوہدری شاہنواز ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے انہوں نے اپنی عملی زندگی کا آغاز وکیل کی حیثیت سے کیا اور بعد میں کاروبار کی طرف متوجہ ہو گئے۔ انہوں نے شاہنواز گروپ کے نام سے ایک گروپ آف انڈسٹریز قائم کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے اندرون ملک اور بیرون ملک شیزان ریستوران قائم کئے۔ مرحوم چوہدری شاہنواز نے شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ کے زیر اہتمام پھلوں کے رس کو بوتلوں میں بند کر کے پاکستان میں متعارف کرایا۔ انہوں نے اپنے پیچھے دو صاحبزادے مسٹر محمود نواز اور مسٹر منیر نواز دو صاحبزادیاں مسز محمد خالد اور مسز محمد نعیم کے علاوہ سینکڑوں کارکن سوگوار چھوڑے ہیں"۔

(نوائے وقت، مورخہ 26 مارچ 1990ء)

شاہنواز کے مرنے کے بعد اس کی قادیانی فیملی شیزان انٹرنیشنل کو چلا رہی ہے اور اسی انداز سے چلا رہی ہے جو شاہنواز نے اپنی زندگی میں اپنایا تھا۔ یہ فیملی بھی قادیانی جماعت کے لئے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے اور قادیانیت کے فروغ کے لئے تن من دھن قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتی ہے اور اسی طرح قادیانی رسائل، اخبارات میں اشتہارات اور مالی منصوبوں میں تعاون جاری رکھے ہوئے ہے۔ شیزان انٹرنیشنل کے موجودہ مالکان/حصہ داران کے نام یوں ہیں۔ شاہنواز کا بیٹا محمود نواز اور منیر نواز اور ان کی بیویاں بشریٰ محمود نواز اور عابدہ منیر نواز۔ شاہ نواز کی بیٹی امۃ الحی اور اس کا شوہر چوہدری محمد خالد۔ شاہنواز کی دوسری بیٹی امۃ الباری نعیم اور اس کا شوہر محمد نعیم اور سیفی چوہدری قادیانی۔ یہ سب پکے قادیانی ہیں۔ قادیانی ادارے آج بھی اس ہتھیار کو استعمال کر رہے ہیں کہ اپنے ساتھ ایک آدھ بے غیرت، غدار اسلام مسلمان کو چند فیصد اپنا حصہ دار بنا کر پروپیگنڈا کریں کہ قادیانی ادارہ مسلمانوں نے خرید لیا ہے کیونکہ بہت سے سادہ لوح حضرات اس دھوکے میں آجاتے ہیں۔ شاہنواز کی اس قادیانی فیملی کے ساتھ مسلمان ہونے کا دعویدار لاہور کا محمد خالد شیزان انٹرنیشنل میں معمولی شیئرز ہولڈر ہے۔ محمد خالد شیزان انٹرنیشنل اور پوری دنیا کے شیزان ریسٹوران کو مسلمانوں کی ملکیت ثابت کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہیں اور اس کام کے لئے قومی اخبارات اور دوسرے ذرائع استعمال کر رہے ہیں۔ شاہنواز کی فیملی کے کل شیئرز 1589156 ہیں۔ جبکہ محمد خالد کے شیئرز کی تعداد 2700 اور اس کی بیوی کے شیئرز کی

تعداد 600 ہے۔ سیفی چوہدری قادیانی جو کہ شیزان انٹرنیشنل کا چیف ایگزیکٹو تھا۔ اس کی جگہ محمد خالد کو چیف ایگزیکٹو بنا کر مسلمانوں کو دھوکہ دینے والی مہم کو دوبارہ تیز کر دیا گیا ہے۔ مسلمانوں میں ڈین ٹیکسی والی فیملی اور محمد خالد جیسے غداروں کی وجہ سے 38 سال سے یہ پروپیگنڈا جاری ہے کہ شیزان مسلمانوں نے خرید لی ہے حالانکہ یہ شاہ نواز کی فیملی کی ملکیت ہے۔ ایسے مسلمانوں کے بارے میں شریعت اسلامیہ کہتی ہے کہ یہ لوگ فاسق، گمراہ، ظالم اور مستحق عذاب الیم ہیں۔ مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں کہ کسی کافر کی شراب کی فیکٹری میں اگر کوئی مسلمان ایک فیصد کا حصہ دار ہو گیا تو وہ شراب جائز نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی مسلمان سور کے گوشت کی فروخت میں چند فیصد کا حصہ دار ہو جائے تو اس کا مسلمان ہونا سور کے گوشت اور اس کو فروخت کرنے کے عمل کو جائز اور حلال نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر کوئی بدنصیب مسلمان شراب خانہ کے باہر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے حدیث شریف لکھ کر لگا دے تو وہاں کی شراب جائز نہیں ہوگی۔ آپ علیحدہ کام کریں اور دنیاوی مفاد کی خاطر اپنی مسلمانی اور غیرت ایمانی کو نیلام کرنے سے بچائیں۔ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت سے تعاون کی بجائے تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے پناہ لیں۔

قادیانیوں کی مصنوعات کی خرید و فروخت کرنے والوں سے گذارش ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہمارے ماں باپ، ہماری آل اولاد بلکہ ہماری جان سے بھی زیادہ ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ اگر آج تک ہماری ذات سے شیزان اور دیگر قادیانی اداروں کو کوئی نفع پہنچا ہے تو اس کا ازالہ کریں اور اس کی ایک ہی صورت ہے کہ شیزان اور دیگر قادیانی اداروں کا مکمل بائیکاٹ کریں اور دیگر مسلمانوں کو بھی اس بات پر تیار کریں۔ اے افراد ملت اسلامیہ! آج ہمارے معاشرے میں ڈاکٹر شوگر کے مریض کو میٹھی اشیاء استعمال کرنے سے روکے تو وہ فوراً رک جاتا ہے، اگر بلڈ پریشر کے مریض کو نمک استعمال کرنے سے منع کرے تو وہ فوراً منع ہو جاتا ہے۔ اگر دل کے مریض کو سخت کام کاج کرنے سے روکا جائے تو فوراً رک جاتا ہے۔ جان کی حفاظت کیلئے تو ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق سب کچھ چھوڑا جاسکتا ہے لیکن کیا ایمان کی حفاظت کے لئے شیزان انٹرنیشنل اور دیگر قادیانی اداروں کو نہیں چھوڑا جاسکتا؟

اس کے علاوہ شاہ تاج شوگر مل کی تیار کردہ چینی، OCS، ذائقہ بناسپتی گھی، BETA پائپ، شان آٹا، یونیورسل سٹیبلائزر، قائداعظم لاء کالج، بوبی شوز وغیرہ بھی قادیانیوں کے ادارے ہیں۔ یہ ہر سال قادیانی جماعت کو کروڑوں روپے چندہ دیتے ہیں جو اسلام کے خلاف استعمال ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کی نظر میں کوئی دوسری قادیانی کمپنی یا آپ کے شہر میں کوئی دکان ہے تو اس کا بھی بائیکاٹ کیجئے۔ یہ آپ کی دینی غیرت وحمیت کا اولین تقاضا ہے۔ اگر آپ کی وجہ سے قادیانیوں کو منافع اور فائدہ پہنچ رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں میں مالی طور پر بالواسطہ آپ بھی شامل ہو رہے ہیں۔ یہ چیز آپ کی آخرت کو برباد کر دے گی۔ لہٰذا اس سے اجتناب کریں۔

تمام مسلمان بھائیوں سے درخواست ہے کہ اگر آپ کے محلہ یا علاقہ میں کسی دکاندار نے شیزان انٹرنیشنل کی مصنوعات رکھی ہوں تو اسے مسلسل پیار، خوش اخلاقی، نہایت محبت اور احترام کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور دینی غیرت وحمیت کے واقعات سنا کر شیزان انٹرنیشنل کے بائیکاٹ کے لئے تیار کریں۔ اسے قادیانیوں کے کفریہ اور گستاخانہ عقائد سمجھانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتائیں کہ شیزان انٹرنیشنل کے مالکان اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کا ایک کثیر حصہ قادیانی فنڈ میں جمع کرواتے ہیں جو مسلمانوں کو مرتد کرنے تحریف شدہ تفسیر قرآن تقسیم کرنے اور اسلام کو نقصان پہنچانے میں استعمال ہوتا ہے۔ آپ کی تھوڑی سی محنت اور توجہ سے وہ دکاندار شیزان انٹرنیشنل کا بائیکاٹ شروع کر دے گا (انشاء اللہ)۔ ہمارے بعض مسلمان بھائی شیزان انٹرنیشنل میں کام کرتے ہیں جن کا کہنا ہے کہ ہم مسلمان ہیں مگر غیر مسلم قادیانیوں کے ہاں کام کرنے کی اجازت دی جائے کیونکہ آج کل روزگار نہیں ملتا۔ شیزان انٹرنیشنل میں کام کرنے والے ہمارے مسلمان بھائیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ روزی حرام ہے اور قادیانیوں سے بائیکاٹ فرض ہے۔ ان مسلمانوں سے درخواست ہے کہ قادیانیوں سے کاروبار کرنا حرام ہے۔ اپنے بچوں کے لئے حلال طریقے سے روزی تلاش کریں جس کے لاکھوں ذرائع ہیں۔ پاکستان میں صرف شیزان نہیں بلکہ لاکھوں ادارے ہیں۔ یاد رکھیے جو شخص حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے گستاخان رسول کے خلاف اپنی ملازمت کی قربانی دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر اپنے رزق کے تمام دروازے کھول دیتا ہے۔

آقائے دو جہاں سرور کونین فخر دو عالم سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جو گناہ گار سے گناہ گار مسلمان کے سینے میں جوش مار رہی ہے کے وسیلے سے ایک ایک مسلمان سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ قادیانیوں اور انکی تمام مصنوعات کا مکمل طور پر بائیکاٹ کریں، ان سے ہر قسم کے تعلقات کو ختم کریں اور انکے ساتھ تعلقات کو ختم کرنے کے لئے اپنے دل کو غیرت دلانے کے لئے اس جملے کو پڑھ لیا کریں:

"اے مسلمان جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے تو گنبد خضریٰ میں دل مصطفیٰ ﷺ دکھتا ہے۔"

چناب نگر میں حکومتی بے بسی!

اعجاز احمد قاسمی

۱۵؍مارچ ۲۰۱۱ء کو چناب نگر میں ایک صحافی رانا ابرار حسین کے قتل کے بعد اب تک مزید دو افراد موت کے منہ میں جا چکے ہیں۔ صحافی کے قتل کی سازش بے نقاب ہوتے دیکھ کر قادیانی جماعت کے باغی گروپ کے سربراہ چوہدری احمد یوسف کو قتل کر دیا گیا اور پھر احمد یوسف کے قتل کی سازش طشت از بام ہوتی دیکھ کر قادیانی جماعت کا حاضر خدمت عہدیدار ماسٹر عبدالقدوس قتل کر دیا گیا۔ یوں ایک سال کی مدت میں تین افراد قادیانی جماعت کی دہشت گردی کی نذر ہو گئے۔ مارچ ۲۰۱۱ء میں صحافی کے قتل کے اگلے دن ڈی پی او چنیوٹ نے پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ: ''یہ قتل مکمل طور پر ذاتی رنجش کی بنیاد پر ہوا ہے اور ابھی تک کے واقعات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے، لیکن ہم اس کیس کی مختلف پہلوؤں سے تفتیش کریں گے تاکہ کسی کو کوئی اعتراض نہ رہے۔'' دوسری طرف چنیوٹ پریس کلب کے ذمہ داران اور علاقہ کے علماء کرام کا موقف اس سے مختلف تھا، ان کے بقول یہ قتل قادیانی جماعت کی سازش کا نتیجہ تھا کیونکہ مقتول قادیانی جماعت کی سرگرمیوں کے حوالے سے متعدد بار رپورٹنگ کر چکے تھے اور انہوں نے قادیانی جماعت کی بہت سی اندرونی کہانیوں کو اخبارات کی زینت بنایا، جس کی وجہ سے قادیانی جماعت کی طرف سے مقتول کو متعدد بار قتل کی دھمکیاں بھی دی گئیں، ان حالات کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ باقاعدہ قتل ہے جو کسی عام آدمی کا ذاتی فعل نہیں ہو سکتا، بلکہ اس میں کسی گروہ یا جماعت کا ملوث ہونا ضروری ہے۔

وقت نے ثابت کیا کہ چنیوٹ پریس کلب کے عہدیداران اور علمائے کرام کا موقف درست تھا۔ صحافی کے قتل کے بعد سرکاری گاڑی میں سوار پولیس افسران اور پریس کلب چنیوٹ کے صدر قادیانی جماعت کی چیک پوسٹوں کو عبور کر کے بڑی مشکل سے جائے وقوع پر پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ چناب نگر کا سیکورٹی کا انتظام کتنا فعال اور فول پروف بنایا گیا ہے۔ ایک پولیس افسر اور پریس کلب کے صدر بھی با آسانی چناب نگر میں داخل ہونے سے قاصر ہیں۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ جس شہر میں پولیس افسران آسانی کے ساتھ داخل ہونے سے قاصر ہیں، وہاں کا کوئی رہائشی اپنے پاس بغیر لائسنس کا اسلحہ کیسے رکھ سکتا ہے کہ جس سے وہ کسی کو قتل کرنے کا جذبہ بھی رکھتا ہو؟ یہ بات ایف آئی آر کو مشکوک بنا دینے کے لئے کافی ہے کہ مبینہ ملزم جسے ایف آئی آر میں نامزد کیا گیا ہے اور جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس نے ذاتی رنجش کی بنا پر صحافی کو قتل کر دیا وہ بھی قادیانی جماعت سے تعلق رکھتا ہے تو لازمی طور پر اس کے پاس موجود بغیر لائسنس اسلحہ اس کی جماعت کی طرف سے مہیا کیا گیا ہے یا پھر اس کی جماعت کے نوٹس میں ہے کہ مذکورہ شخص ایک بغیر لائسنس پسٹل کا مالک ہے، اگر یہ دونوں باتیں یا ان میں سے ایک بھی درست ہے تو پھر پریس کلب وعلمائے کرام کے موقف کو تقویت ملتی ہے کہ یہ قتل ایک گہری اور سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے۔ قادیانی جماعت کی طرف سے مذکورہ ملزم کو قتل پر مامور کیا گیا تھا یا کم از کم قادیانی جماعت کے ذمہ داران اس قتل کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے اس سازش سے آگاہ تھے۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صحافی کا قتل واقعتاً قادیانی جماعت کے ذمہ داران کی سازش مجرمانہ کا نتیجہ ہے اور یہی بات علماء کرام و پریس کلب چنیوٹ کے ذمہ داران کی طرف سے کہی گئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جہاں کوئی شخص اپنے گھر میں کوئی مہمان نہیں ٹھہرا سکتا، وہاں کوئی اپنے پاس ناجائز اسلحہ ''جماعت'' کی اجازت وعلم کے بغیر کیسے رکھ سکتا ہے؟ مقتول صحافی کا قادیانی جماعت کے باغی گروپ کے چوہدری احمد یوسف سے گہرا تعلق تھا اور احمد یوسف مقتول کو قادیانی جماعت کی اندرونی کہانیوں سے آگاہ کرتا رہتا تھا۔ صحافی کے قتل کے بعد احمد یوسف نے اس قتل کا کھوج لگایا اور اس نے یہ معلوم کر لیا کہ صحافی کے قتل میں قادیانی جماعت کے ذمہ دار براہ راست ملوث ہیں۔ اس کے بعد احمد یوسف کو بھی قتل کی دھمکیاں دی گئیں جس کا اظہار اس نے ۲۷؍ستمبر ۲۰۱۱ء کو اعلیٰ حکام کو لکھے گئے ایک خط میں بھی کیا۔ اس نے قبل از وقت اعلیٰ حکام سے استدعا کی کہ قادیانی جماعت اس کے قتل کے درپے ہے اور اگر وہ قتل کر دیا گیا تو اس کی ذمہ داری فلاں فلاں پر ہوگی مگر کسی نے اس کے خط پر توجہ دینا ضروری نہ سمجھا۔ بالآخر ۳ اور

۵ اکتوبر کی درمیانی شب چوہدری احمد یوسف کو نامعلوم افراد نے ان کے گھر میں گھس کر ڈنڈوں اور کلہاڑیوں سے تشدد کر کے ہلاک کر دیا۔ حسب روایت اس قتل کو بھی دبانے کی کوشش کی گئی مگر مقتول کی بیٹی اور بیٹے نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کرنے کا تہیہ کرتے ہوئے اپنے والد کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے حکام بالا کو [illegible] اس قتل کی تفتیش [illegible] کیا اور اس مقدمہ میں قادیانی جماعت کے ایک عہدیدار ماسٹر عبدالقدوس کو گرفتار کروانے میں کامیاب ہوگئے۔ پولیس نے چند دن ماسٹر عبدالقدوس سے تفتیش کی جس کی روشنی میں پولیس کچھ حقائق جاننے میں کامیاب ہوئی۔ قادیانی جماعت نے ماسٹر عبدالقدوس کی بیماری کا بہانہ بنا کر اسے پولیس حراست سے چھڑا لیا اور اپنے پرائیویٹ ہسپتال میں علاج کی غرض سے داخل کروا دیا مگر دوسرے دن ہی اس کی موت کا اعلان کرتے ہوئے اسے قتل قرار دیا اور الزام پولیس پر لگا دیا۔

ذرائع کے مطابق ماسٹر عبدالقدوس سے ہونے والی تفتیش سے ثابت ہوتا ہے کہ احمد یوسف کے قتل میں قادیانی جماعت کے ذمہ داران ملوث ہیں۔ بہرحال اس راز سے مکمل طور پر آگاہ ماسٹر عبدالقدوس کو راستے سے ہٹا کر قادیانی جماعت کے ذمہ داران کافی حد تک مطمئن ہوگئے ہیں، مگر چوہدری احمد یوسف کے لواحقین چین سے بیٹھنے والے نہیں۔ انہوں نے ڈی پی او چنیوٹ کو اپنے باپ کے قتل کی آزادانہ تفتیش کی درخواست کی جس پر دو مرتبہ ڈی پی او چنیوٹ کے آفس میں فریقین کو آمنے سامنے بٹھا کر تفتیش کی گئی۔ مقتول پارٹی کے بقول یہ تفتیش غیر جانبدارانہ نہیں ہو رہی، بلکہ قادیانی جماعت کے ذمہ داران کو تحفظ دینے کی کوششیں کی جارہی ہیں، اس پر انہوں نے تفتیش تبدیل کرنے کی استدعا کی ہے۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ دو مرتبہ ہونے والی تفتیش کے دوران قادیانی جماعت کے ذمہ داران اپنی بے گناہی ثابت کرنے سے قاصر رہے مگر دوسری طرف ڈی پی او چنیوٹ ملزمان کو گرفتار کرنے سے بھی عاجز نظر آتے ہیں، بلکہ وہ ملزمان کو مکمل پروٹوکول کے ساتھ ڈی پی او آفس میں بٹھاتے ہیں جبکہ مدعی مقدمہ سے عام ملزمان کی طرح سلوک کیا جاتا ہے۔

۲۶ مئی کی تفتیش کے بعد اب صورت حال یہ ہے کہ اس مقدمہ کی تفتیش کرائم برانچ فیصل آباد کے سپرد کر دی گئی ہے جبکہ مقدمہ میں ملوث ملزمان میں سے دو اہم افراد ملک سے بھاگنے کا پروگرام بنا چکے ہیں۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ قتل جیسے سنگین مقدمہ میں مطلوب ملزمان ملک سے کس طرح بھاگ جانے میں کامیاب ہوتے ہیں؟ لیکن اگر مذکورہ اہم ملزمان جو کہ دراصل تین افراد کے قتل میں ملوث ہیں، فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے تو مقتولین کے ورثا کی انصاف کے حصول کی کوشش ناکام ہو جائے گی۔

بہرحال اگر احمد یوسف کے قتل کی میرٹ پر تفتیش کر لی جائے تو اس سے مزید دو قتل کے واقعات کا سراغ لگایا جاسکتا ہے۔ ڈی پی او چنیوٹ کی حد تک تو یہ واضح نظر آتا ہے کہ پولیس قادیانی جماعت کے ذمہ داران کو بچانے کی کوشش میں ہے، اب دیکھتے ہیں کہ کرائم برانچ فیصل آباد اس کیس کے متعلق کیا رویہ اپناتی ہے۔ کیا پولیس اپنی غیر جانبداری کو یقینی بنا سکے گی، یہ تو وقت اور تفتیش خود بتائے گی۔ ادھر [illegible] مقتول احمد یوسف کی بیٹی نجمہ محمود کی کراچی کی رہائش گاہ کے قریب قادیانی جماعت نے ایک مکان کرائے پر لے کر نجمہ محمود کی نگرانی اور ڈرانے دھمکانے کا سلسلہ تیز کر دیا ہے، جبکہ قادیانی جماعت اس بات کا سنجیدگی سے جائزہ لے رہی ہے کہ مرزا مسرور کے بعد چناب نگر کی ٹاپ کی قادیانی قیادت اس کیس کو قادیانی حکمت عملی کے تحت کس حد تک کامیابی سے ہمکنار کر سکے گی؟ اس سوال کا جواب بہت جلد سامنے آجائے گا اور عین ممکن ہے بعض ذمہ داران کی تنزلی کا حکم لندن قادیانی ہیڈ کوارٹر سے چناب نگر موصول ہو جائے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۴؍جون ۲۰۱۲ء)

امت نے کسی جھوٹے نبی کو تسلیم نہیں کیا: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

کوئٹہ (آن لائن) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا ہے کہ فتنہ قادیانیت کا بیج انگریزوں نے مسلمانوں کے درمیان انتشار پھیلانے کے لئے بویا، مسلمانان برصغیر نے سو سال تک اس فتنے کا مقابلہ کیا۔ یہ بات انہوں نے مجاہد ختم نبوت و سینئر صحافی حاجی فیاض حسن سجاد کی وفات پر تعزیت کے موقع پر مرحوم کے بیٹوں، علماء کرام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ ۱۴ سو سال میں کئی افراد نے نبوت کے دعوے کئے مگر اپنے بُرے انجام سے دوچار ہوئے، امت نے کسی جھوٹے نبی کو تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر قسم کے سیاسی مفادات اور فرقہ وارانہ نظریات سے بالاتر ہو کر گزشتہ [illegible] قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے۔ انہوں نے اس موقع پر حاجی فیاض حسن سجاد کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی خدمات کو قبول اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

قادیانی کمپنی شیزان کا بائیکاٹ

چند شبہات کا ازالہ

چوہدری محمد ارشد ایڈووکیٹ ہائیکورٹ

دوسری قسط

قادیانی کمپنی شیزان کے بائیکاٹ کے سلسلہ میں یاد رکھنا چاہیے کہ قادیانی اسلامی شعائر کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہیں۔ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالتے اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ ہر سطح پر مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کا نقصان پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے۔ ان وجوہات کی بنا پر اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی اجازت ان کافروں سے ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں۔ قادیانی اپنی شرانگیزیوں کے باعث اس زمرے میں نہیں آتے۔ اسلامی حکومت کو چاہیے کہ وہ اس فتنہ کے مکمل قلع قمع کے لیے ضروری اقدامات کرے اور اگر حکومت یہ فریضہ انجام نہ دے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان کا مکمل سماجی و معاشی مقاطعہ اور بائیکاٹ کریں۔ اگر وہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے ان کے بائیکاٹ ایسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم ہوں گے۔

بائیکاٹ کے سلسلہ میں سیرت کی کتابوں سے ہمیں ایک ایسا اہم واقعہ ملتا ہے کہ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین کبار صحابہؓ (حضرت کعب بن مالکؓ، ہلال بن امیہؓ اور حضرت مرارہ بن ربیعؓ) کی لغزش کی پاداش میں ان کے بائیکاٹ کا حکم دیا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعے ان کی براءت کا اعلان نہیں ہوگیا۔ اگر صحابہ کرامؓ کا بائیکاٹ ہوسکتا ہے تو مرتدین اور گستاخان رسول قادیانیوں کا بائیکاٹ کیوں نہیں؟

حضرت اُم حبیبہؓ امہات المومنین میں سے تھیں۔ آپؓ کا نام رملہ تھا۔ ابوسفیان کی بیٹی تھیں۔ آپؓ کا پہلا نکاح عبید اللہ بن جحش سے ہوا۔ دونوں نے بعثت کے ابتدائی دور میں اکٹھے اسلام قبول کیا۔ پھر حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں جاکر خاوند مرتد ہوگیا اور اسی حالت ارتداد میں انتقال کیا۔ حضرت اُم حبیبہؓ نے یہ بیوگی کا زمانہ حبشہ ہی میں گزارا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں نکاح کا پیام بھیجا اور حبشہ کے بادشاہ کی معرفت نکاح ہوا۔ نکاح کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائیں۔ صلح کے زمانہ میں ان کے باپ ابوسفیان مدینہ طیبہ آئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی مضبوطی کے لیے گفتگو کرنا تھی۔ بیٹی سے ملنے گئے، وہاں بستر بچھا ہوا تھا، اس پر بیٹھنے لگے تو حضرت اُم حبیبہؓ نے نہ صرف ناگواری کا اظہار کیا بلکہ وہ بستر الٹ دیا۔ باپ کو تعجب ہوا کہ بجائے بستر بچھانے کے اس بچھے ہوئے کو بھی الٹ دیا۔ پوچھا کہ یہ بستر میرے قابل نہیں تھا، اس لیے لپیٹ دیا یا میں بستر کے قابل نہیں تھا؟ حضرت ام حبیبہؓ نے فرمایا کہ یہ اللہ کے پاک اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے اور تم بوجہ مشرک ہونے کے ناپاک ہو۔ اس پر کیسے بٹھا سکتی ہوں؟ باپ کو اس بات سے بہت رنج ہوا اور کہا کہ تم مجھ سے جدا ہونے کے بعد بری عادتوں میں مبتلا ہوگئیں۔ مگر اُم حبیبہؓ کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جو عظمت تھی، اس کے لحاظ سے وہ کب اس کو گوارا کرسکتی تھیں کہ کوئی ناپاک مشرک باپ ہو یا غیر ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھ سکے۔

ہمیں تنہائی میں بیٹھ کر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے کہ کیا ہم بھی گستاخانِ رسول قادیانیوں کے ساتھ یہی رویہ اختیار کرتے ہیں یا اس کے برعکس؟ جو لوگ قادیانیوں سے بائیکاٹ کو ظلم کہتے ہیں، ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے اور ہمیں رواداری اور برداشت کا درس دیتے ہیں، انہیں سوچنا چاہیے کہ کیا وہ ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ سے زیادہ خوش اخلاق، رحم دل اور اسلام دوست ہیں۔ اگر ہم قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کرتے ہیں تو یہ عین اسلام کے مطابق ہے اور اگر خدانخواستہ ہم گستاخانِ رسول قادیانیوں کو اپنے بستروں، صوفوں یا کرسیوں پر بٹھاتے ہیں یا ان کی مصنوعات استعمال کرتے ہیں تو یہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ ہمارے دل و دماغ اسلامی غیرت وحمیت سے خالی ہوچکے ہیں، ذلت اور بے غیرتی پوری طرح ہماری روح میں اتر چکی ہے۔ صاحبزادہ فیض الحسن شاہؒ نے کیا خوب فرمایا تھا: ''جو شخص حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و ناموس کی حفاظت نہیں کرتا، وہ اپنی ماں اور بہن کی

عزت وآبرو کی بھی حفاظت نہیں کرسکتا۔" غور کیجئے کہ کہیں ہمارا شمار ایسے لوگوں میں تو نہیں؟

حدود وقصاص کا قائم کرنا حکومت کا کام ہے، رعایا کا کام نہیں لیکن اگر معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہوجائے اور کچھ افراد جرائم و معاصی کا ارتکاب کرنے لگ جائیں تو ان کو درست اور سیدھا کرنے کے لیے اور معاشرہ کو برائیوں سے پاک وصاف رکھنے کے لیے جرائم پیشہ افراد سے قطع تعلق (بائیکاٹ) کرنا، ان کے ساتھ میل جول، لین دین ترک کردینا، ان سے رشتہ ناتہ نہ کرنا، ان کی تقریبات شادی غمی میں شریک نہ ہونا، ان کو اپنی تقریبات میں شامل نہ کرنا نہایت ہی پرامن، بے ضرر اور موثر طرز عمل ہے۔ آج سے تقریباً نصف صدی پہلے تک ہر زمانہ کے مسلمان اسی بائیکاٹ کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ شرح مشکوۃ میں ہے کہ صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد والے ہر زمانہ کے ایمان والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں، دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرتے رہے حالانکہ ان ایمانداروں کو دنیاوی طور پر ان مخالفین کی احتیاج بھی ہوتی تھی لیکن وہ مسلمان خدا تعالیٰ کی رضا کو اس پر ترجیح دیتے ہوئے بائیکاٹ کرتے تھے۔

(شرح مشکوۃ، جلد 10 ص290)

یہ بائیکاٹ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے بلکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر بھی اس کو نافذ فرمایا۔ جب غزوۂ خیبر میں آپؐ نے یہودیوں کا محاصرہ کیا اور یہودی قلعہ میں محصور ہوگئے اور کئی دن گزر گئے تو ایک یہودی آیا اور اس نے کہا: اے ابو القاسم! اگر آپ مہینہ بھر ان کا محاصرہ رکھیں تو ان کو پروا نہیں کیونکہ ان کے قلعہ کے نیچے پانی ہے، وہ رات کے وقت قلعہ سے اترتے ہیں اور پانی پی کر واپس چلے جاتے ہیں، اگر آپ ان کا پانی بند کردیں تو جلد کامیابی ہوگی۔ اس پر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پانی بند کر دیا تو وہ مجبور ہو کر قلعہ سے اتر آئے۔ (زاد المعاد علی الزرقانی، ج نمبر4 ص205)

تحفظ ختم نبوت کے کام میں کڑوی باتوں اور ذلت آمیز طعنوں سے بھی آزمائش ہوتی ہے۔ اس پر صبر کرتے ہوئے کام جاری وساری رکھنا چاہئے۔ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرنا چاہئے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ غیب سے مدد فرماتے ہیں، جو لوگ تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والے کارکنوں کی دل شکنی کرتے ہوئے، ان سے مذاق اور ٹھٹھا کرتے ہیں کہ قادیانی کافر ہونے کے باوجود مسلمانوں سے کئی درجہ بہتر ہیں، ان کا اخلاق بڑا اچھا ہوتا ہے، وہ بڑے مہمان نواز اور پڑھے لکھے ہوتے ہیں، وہ وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو ہم پڑھتے ہیں، لہٰذا ہمیں ان کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔ مزید برآں جب انھیں قادیانی مصنوعات بالخصوص شیزان کے بائیکاٹ کے بارے میں کہا جاتا ہے تو وہ کارکنان ختم نبوت کا تمسخر اڑاتے ہوئے کہتے ہیں کہ کیوں جی! کیا شیزان بوتل میں قادیانی داخل ہوگیا ہے جو ہم اسے پینا چھوڑ دیں اور ان کی دوسری مصنوعات کا استعمال بھی چھوڑ دیں؟ مفتیان کرام کا کہنا ہے: "جس شخص نے کہا کہ قادیانی، مسلمانوں سے اچھے ہیں، وہ خود قادیانیوں سے بدتر کافر ہوگیا، مرزائیوں کی حیثیت ذمیوں کی نہیں، بلکہ محارب کافروں کی ہے اور محاربین سے کسی قسم کا تعلق رکھنا شرعاً جائز نہیں۔"

گستاخان رسول قادیانیوں کے خلاف کام کرنے والوں کی مخالفت یا ممانعت کرنے والوں کے لیے حدیث مبارکہ میں سخت وعید آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا تمسخر اڑاتے ہیں، قیامت کے روز ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہوجاؤ، وہ جب ان کے قریب آئیں گے تو دروازے بند کردیے جائیں گے، پھر دوبارہ کھول دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہوجاؤ، وہ جب ان کے قریب آئیں گے تو پھر بند کردیے جائیں گے، پھر تیسری مرتبہ کھول دیے جائیں گے اور انھیں کہا جائے گا، جنت میں داخل ہوجاؤ لیکن وہ ان کی طرف نہیں آئیں گے، اللہ جل شانہ ان سے فرمائیں گے تم وہ لوگ ہو جو میرے بندوں کا مذاق اڑاتے تھے، تمہارا حساب سب سے اخیر میں ہوگا، وہ گرمی میں کھڑے رہیں گے یہاں تک کہ پسینہ میں غرق ہوجائیں گے اور آوازیں دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس جگہ سے نجات دے دیجئے، خواہ ہمیں نار جہنم میں بھیج دیں، حالانکہ انھیں دوزخ کے عذاب کا خوب علم ہوگا لیکن انھیں اس وقت آگ میں داخل ہونا، اس ذلت

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

کے عذاب سے زیادہ آسان معلوم ہوگا۔''

امام مسلم مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ''ہر شخص کو اسی کیفیت پر اٹھایا جائے گا جس پر وہ مرا ہوگا۔'' جو لوگ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ، فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی، گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد اور اسلام مخالف مختلف فتنوں کی شرانگیزیوں کے خلاف جدوجہد کرتے کرتے اس دنیائے فانی سے کوچ کر جاتے ہیں، قیامت کے دن وہ اس مقدس مشن میں مصروفیت کی حالت میں اٹھائے جائیں گے۔ اس کے برعکس ایسے لوگ جو گستاخان رسول قادیانیوں کے مشروبات پینے، ان کے ریسٹورنٹس میں کھانا کھانے یا ان کے بیکرز سے سامان خریدنے کی حالت میں آخرت کو سدھار گئے تو وہ اسی حالت میں اٹھائے جائیں گے...... آپ خود فیصلہ کریں کہ ان میں خوش قسمت کون ہے اور بدقسمت کون؟ مجاہد ختم نبوت کی سب سے بڑی نشانی یہ ہوتی ہے کہ جب اُسے موت آتی ہے تو اس کے ہونٹوں پر تبسم ہوتا ہے جبکہ گستاخ رسول اور اس سے تعلق رکھنے والوں کے چہرے لعنت الٰہی کے سبب مسخ ہوجاتے ہیں۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ ہمارے شیزان نہ پینے یا ان کے ریسٹورنٹس سے کھانا نہ کھانے یا ان کے بیکرز سے سامان نہ خریدنے سے قادیانی کمپنی کو کیا فرق پڑتا ہے؟ ان حضرات کو معلوم ہونا چاہئے کہ علامہ آلوسیؒ نے اپنی تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کو پیغام حق سنایا اور راہ مستقیم دکھائی تو وہ آپے سے باہر ہوگیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دلائل و براہین سے لاجواب ہو کر اس کو جو ندامت اور ذلت ہوئی، اس سے وہ سخت غضبناک ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دہکتی آگ میں جلانے کا فیصلہ کیا۔ لہٰذا اس کے لیے ایک وسیع وعریض جگہ مخصوص کی گئی اور اس میں مسلسل کئی روز تک آگ دہکائی گئی جس کے شعلے آسمان سے باتیں کرتے اور اس کے اثر سے قرب و جوار کی اشیا تک جھلسنے لگیں۔ آگ کی شعلہ سامانی کا یہ عالم تھا کہ چڑیوں نے ادھر سے گزرنا چھوڑ دیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق میں ڈال کر پھینک دیا گیا۔ کہتے ہیں اس وقت ایک بلبل دور دراز ایک چشمہ سے اپنی چونچ میں پانی کا ایک قطرہ لے کر آتی اور اوپر اڑتی ہوئی آگ پر وہ قطرہ گراتی تاکہ آگ بجھ جائے۔ کسی نے پوچھا، اے بلبل: بھلا! تمہاری اس کوشش سے بھی آگ بجھ سکتی ہے؟ بلبل نے بڑا خوبصورت جواب دیا کہ ''میری اس حقیر کوشش سے آگ بجھے یا نہ بجھے، میں تو فقط دوستی کا حق ادا کر رہی ہوں تاکہ میرا نام آگ بجھانے والوں میں شامل ہو، آگ لگانے والوں میں نہیں۔'' اس وقت اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا کہ وہ ابراہیم علیہ السلام پر اپنی تپش کا اثر نہ کرے اور ناری عناصر کا مجموعہ ہوتے ہوئے بھی میرے نبی کے حق میں سلامتی کے ساتھ سرد پڑ جائے۔ آگ اسی وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں ''برد وسلام'' بن گئی اور دشمن ان کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے چاہنے والوں کی کس طرح مدد کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دہکتی آگ میں سالم و محفوظ دشمن کے نرغہ سے نکل گئے۔ سچ ہے کہ دشمن اگر قوی است، نگہباں قوی تراست...... اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جو لوگ باطل کی طاغوتی طاقتوں کے بالمقابل استقامت کا پہاڑ بن جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی غیبی امداد کی جاتی ہے۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو غلام سمجھ کر مصر کے بازار میں فروخت کیا جا رہا تھا تو ان کے خریداروں میں ایسے ایسے امیر وکبیر لوگ بھی شامل تھے جن کے خزانوں کی چابیاں اونٹوں پر لادی ہوئی تھیں۔ ان خریداروں میں ایک کمزور اور غریب بڑھیا بھی شامل تھی جس کے پاس صرف سوت کی ایک معمولی انٹی تھی جس کی قیمت ایک آدھ درہم سے زائد نہ تھی۔ کسی نے بڑھیا سے پوچھا۔ بی بی! تم اس معمولی سی چیز سے حضرت یوسف علیہ السلام کو آخر کیسے خریدو گی؟ غریب بڑھیا نے بڑا ایمان افروز جواب دیا، بیٹا: درست ہے کہ میں بڑے بڑے امیر لوگوں کی موجودگی میں شاید حضرت یوسف علیہ السلام کو نہ خرید سکوں لیکن میں صرف حضرت یوسف کے خریداروں کی فہرست میں اپنا نام درج کروانے آئی ہوں تاکہ بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوسکوں۔

یہ عقیدت بھی عجب شے ہے کہ اکثر
مفلس کو بنا دیتی ہے یوسف کا خریدار

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ اور منکرین ختم نبوت کی سرکوبی کے معاملہ میں ہم مجاہد اول

Sonara Gold Colection
سونارا گولڈ کلیکشن
NP1/59 مرادلوہار اسٹریٹ، صرافہ بازار، میٹھادر، کراچی
Cell: 0300-8932894, 0313-8932894

تحفظِ ختم نبوت سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ، جنگ یمامہ کے شہدا اور غازیوں کی جوتیوں کی خاک کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ ہم تحریک ختم نبوت 1953ء کے شہدا اور غازیوں کی قربانیوں کے بھی پاسنگ نہیں۔ ہم تو قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے صرف بارگاہِ خداوندی میں (اس بڑھیا کی طرح) تحفظِ ختم نبوت کا کام کرنے والوں کی فہرست میں اپنا نام لکھوانا چاہتے ہیں تاکہ قیامت کے دن منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کرنے والوں میں ہمارا شمار ہو جائے اور ہم شفاعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقدار بن جائیں۔

آخر میں قادیانیوں کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ کے ایک تاریخی فیصلہ کا درج ذیل اقتباس ان لوگوں کی آنکھوں پر بندھی مالی مفادات کی پٹی کھول دینے کے لیے کافی ہے جو قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کو ”بیرونی مصلحت“ کے تحت مناسب نہیں سمجھتے۔

”ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔“ (صحیح بخاری) کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو موردِ الزام ٹھہرا سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا دل آزار مواد جیسا کہ مرزا قادیانی نے تخلیق کیا ہے سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟..... اگر کسی قادیانی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائرِ اسلام کا اعلانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور ”رشدی“ (یعنی رسوائے زمانہ گستاخ رسول ملعون سلمان رشدی جس نے شیطانی آیات نامی کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے حد توہین کی) تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی قادیانی سرعام کسی بلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ اعلانیہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کی گستاخی اور دوسرے انبیائے کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز نقضِ امن عامہ کا موجب بن سکتی ہے، جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کے جان و مال کا نقصان ہو سکتا ہے۔“

(ظہیر الدین بنام سرکار 1718 1993SCMR) ☆☆

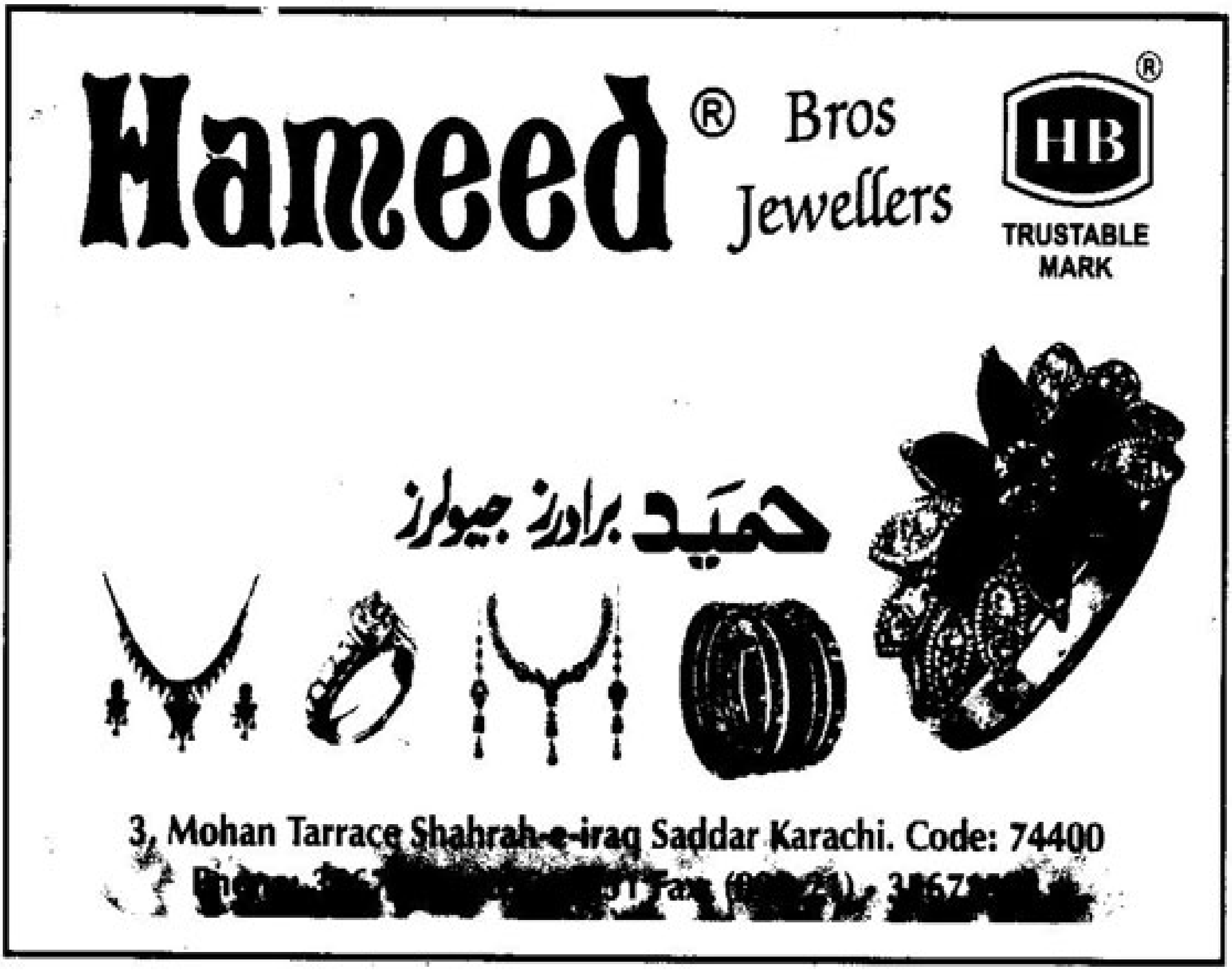

مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی کا خیبر پختونخوا کا طوفانی دورہ

سرائے نورنگ میں قادیانیت سے تائب ہونے والے 36 نومسلم بھائیوں سے ملاقات

رپورٹ: چاچا عنایت

پشاور... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی نے صوبہ خیبر پختونخوا کا 5 روزہ طوفانی دورہ کیا جس میں ختم نبوت کانفرنسوں اور بڑے بڑے دینی مدارس میں علماء اور طلباء سے خصوصی خطاب فرمایا۔ دورہ کے پہلے مرحلے میں کوہاٹ، سرائے نورنگ، جامعہ المرکز اسلامی غوری والا بنوں اور بنوں شوگر مل، جامع مسجد حافظ جی بنوں شہر، کرک شہر اور سابق ایم این اے مفتی ابرار سلطان کے دارالعلوم لاچی ضلع کوہاٹ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت جانشین خواجہ خان محمد حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے کی۔ یہ مرحلہ 27 اپریل سے 29 اپریل تک کامیابی سے ہمکنار ہوا۔

دوسرے مرحلے میں 30 اپریل اور یکم مئی مردان، نوشہرہ، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور دارالعلوم تعلیم القرآن بازہ گیٹ پشاور اور جامع مسجد اقصیٰ افغان کالونی پشاور میں عظیم الشان کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ تمام دورے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا عبدالستار حیدری صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال جمعیت علماء اسلام کے صوبائی اور ضلعی رہنماؤں اور کثیر تعداد میں صوبے کی دینی قیادت نے بھرپور شرکت کی۔

اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ عالم اسلام کے مسلمان اپنے دشمن قادیانی، طاغوتی، صیہونی، سامراجی طاقتوں کے ناپاک اور مذموم ارادوں کو ناکام بنانے کیلئے متحد ہو جائیں۔ اللہ پاک نے انسانیت کو جاہلیت کے اندھیروں سے نکالنے اور راہ مستقیم پر گامزن کرنے کے لئے مختلف ادوار میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو مبعوث فرمایا جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور خاتم النبیین ہیں اللہ پاک نے قرآن کریم کی ایک سو آیات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا ذکر فرمایا۔

مجلس کے صوبائی امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ قادیانیت ایک خطرناک فتنہ ہے پیغمبری کا جھوٹا دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی، سامراجی طاقتوں کا ایجنٹ تھا، اس کی عبرت ناک موت اس کی جھوٹی پیغمبری کے لئے کافی ہے۔

پشاور، مردان، نوشہرہ اور اکوڑہ خٹک میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں ناقابل برداشت ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ ماننے والے پاکستان اور اسلام کے دشمن ہیں۔

جامع مسجد نوشہرہ میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اکرم طوفانی اور صوبائی امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے کہا کہ ہماری قادیانیوں سے کوئی ذاتی لڑائی نہیں وہ مرزا قادیانی کی ذات کو کلمہ طیبہ کا جزو ثانی سمجھتے ہیں اور علی الاعلان گستاخی رسول کا مرتکب ہو رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ قادیانی پاکستان میں اپنی سرگرمیاں ختم کر دیں ورنہ پاکستان کے آئین کی خلاف ورزی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر ان دشمنان اسلام کے خلاف گلی گلی کوچہ کوچہ احتجاج ہوگا انہوں نے کہا کہ تمام مسلمان قادیانی کمپنی کے تیار کردہ مشروب شیزان کا استعمال ترک کر دیں۔

کانفرنس میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی" کے سفر و حضر کے شاگرد حضرت مولانا مجاہد خان الحسینی فاضل دارالعلوم دیوبند' مولانا قاری عمر علی صاحب جامع تحسین القرآن، قاری محمد اسلم مقامی امیر مجلس، قاضی خلیل الرحمن خطیب جامع مسجد نوشہرہ کینٹ اور دیگر علماء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

28 اپریل کو حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب سرائے نورنگ تشریف لائے، شہر کی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا جس میں علماء، طلباء اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی اس کے بعد طوفانی صاحب نے قادیانیت سے تائب ہونے والے نومسلم بھائیوں کی ملاقات کے لئے ان کے گاؤں تشریف لے گئے نومسلم بھائیوں نے مہمان مکرم کی خوب خاطر تواضع کی۔

قادیانیت پر لعنت بھیج کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں آنے والے تو مسلم بہن بھائیوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

نوٹ: کیونکہ ہم لوگ پٹھان ہیں اس لئے کسی مضمون یا رسالہ وغیرہ میں خواتین کے اصل ناموں کی بجائے ان کا رشتہ یعنی زوجہ یا دختر لکھا جاتا ہے، اصل فہرست مجلس کے دفتر میں موجود ہے۔ ادارہ

1 صاحبزادہ نصیراحمد (سربراہ خاندان)
2 زوجہ نصیراحمد
3 صاحبزادہ فہد نصیر
4 صاحبزادہ ولیداحمد
5 صاحبزادہ اسد
6 صاحبزادہ معید
7 دختر صاحبزادہ نصیراحمد
8 دختر صاحبزادہ نصیراحمد
9 صاحبزادہ ضیاء الحسن (سربراہ خاندان)
10 زوجہ صاحبزادہ ضیاء الحسن
11 والدہ صاحبزادہ ضیاء الحسن
12 صاحبزادہ بشیراحمد (سربراہ خاندان)
13 زوجہ بشیراحمد
14 صاحبزادہ اسامہ احمد
15 دختر بشیراحمد
16 دختر بشیراحمد
17 دختر بشیراحمد
18 دختر بشیراحمد
19 دختر بشیراحمد
20 صاحبزادہ عامر (سربراہ خاندان)
21 زوجہ صاحبزادہ عامر
22 دختر صاحبزادہ عامر
23 دختر صاحبزادہ عامر
24 صاحبزادہ روح الامین (سربراہ خاندان)
25 زوجہ روح الامین
26 صاحبزادہ محمد احمد
27 دختر روح الامین
28 صاحبزادہ محمد یحیٰ (سربراہ خاندان)
29 زوجہ صاحبزادہ محمد یحیٰ
30 دختر صاحبزادہ محمد یحیٰ
31 صاحبزادہ ابراراحمد (سربراہ خاندان)
32 زوجہ صاحبزادہ ابراراحمد
33 صاحبزادہ ابوبکراحمد
34 صاحبزادہ معاذاحمد
35 دختر صاحبزادہ ابرار
36 صاحبزادہ منوراحمد (سربراہ خاندان)

☆☆..........☆☆

بقیہ اداریہ

اور پانچویں بات اس رات کے بارے میں یہ کہی گئی کہ حق تعالیٰ شانہٗ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں (جیسا کہ ان کی شان کے لائق ہے) اور بندوں کو نظر رحمت کے ساتھ دیکھتے ہیں اور اہل طاعت کی بخشش فرمادیتے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ بنو کلب کی بکریوں کے بدن پر جتنے بال ہیں اتنے لوگوں کی بخشش فرما دیتے ہیں، مراد کثرت کا بیان کرنا ہے، یعنی اتنے لوگوں کی بخشش فرماتے ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ قریب کے آسمان پر نزول فرما کر ارشاد فرماتے ہیں کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اس کی بخشش کروں؟ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق دوں؟ ہے کوئی مبتلائے مصیبت و بیماری کہ میں اس کو عافیت دوں؟ ہے کوئی ایسا آدمی؟ اور یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے، اس میں ترغیب ہے کہ یہ رات دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، اس لئے اہل حاجت کو خوب خوب دعائیں مانگنی چاہئیں۔ یہ تو اس رات کے فضائل ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ارشاد ہے کہ: "قُوْمُوْا لَیْلَهَا وَ صُوْمُوْا نَهَارَهَا۔" (مشکوٰۃ ص:۱۱۵، بحوالہ ابن ماجہ)

ترجمہ:...... "اس رات کو قیام کیا کرو اور اس کے دن کو روزہ رکھا کرو۔"

یعنی پندرہویں شب میں اللہ کی عبادت کیا کرو، اور پندرہویں تاریخ کا روزہ رکھو۔ جو علماء اس رات کی فضیلت کے قائل ہیں اور اکثر ہمارے اکابر اس رات کی فضیلت کے فی الجملہ قائل ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کے مطابق اس رات میں قیام کرنا اور اس سے اگلے روز روزہ رکھنا بہتر اور مستحب ہے۔

سب سے پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ گناہوں کی دو قسمیں ہیں، صغیرہ اور کبیرہ۔ یعنی کچھ تو چھوٹے گناہ ہیں ان کو صغیرہ گناہ کہتے ہیں۔ اور کچھ بڑے گناہ ہیں، جن کو گناہ کبیرہ کہا جاتا ہے، کبیرہ گناہ وہ کہلاتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے یا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کی وعید سنائی ہو، یا اللہ کے غضب کی وعید سنائی ہو کہ جو شخص ایسا کرے گا اس پر اللہ کا غضب ٹوٹے گا، اس پر اللہ کا قہر ہوگا، یا ان پر لعنت فرمائی ہو، یا اس قسم کی کوئی اور وعید سنائی ہو تو اس قسم کے گناہ، گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔ اور جس کام کو پسند نہیں فرمایا، لیکن اس کے بارے میں کوئی وعید بھی نہیں سنائی ہو، ان کو گناہ صغیرہ کہا جاتا ہے۔ گناہ کبیرہ کی معافی کے لئے یہ شرط ہے کہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، معافی مانگنے والوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں، اگر وہ چاہیں تو بغیر استغفار کے ویسے ہی معاف کردیں، ان کو کوئی روکنے والا بھی نہیں، اللہ تعالیٰ پر کوئی پابندی تو نہیں ہے لیکن اصول اور قاعدہ یہ ہے کہ ایسے مجرم کو جو اپنی بدعملی اور اپنے کبیرہ گناہوں کی وجہ سے اللہ کے قہر کا اور اس کے غضب کا مستحق ہوا، اللہ کی لعنت کا مستحق ہوا اس کو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہئے، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں آپ نے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اس کی بخشش کردوں؟ معلوم ہوا کہ اس رات میں یہ جو مغفرت کا وعدہ آیا ہے یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو بخشش مانگنے والے ہیں، اور جو لوگ کہ بخشش مانگنے والے نہیں بلکہ عین اس شب میں بھی انہی جرائم کے مرتکب ہیں جن کی وجہ سے ان پر اللہ کا قہر اور غضب ہے، اللہ کی لعنت ہے، تو ظاہر ہے کہ پھر ان کی بخشش کا وعدہ نہیں۔ اس سے ایک سبق تو ہمیں یہ ملا کہ ہمیں خوب ندامت کے ساتھ اپنے گناہوں کی بخشش مانگنی چاہئے، تاکہ ہم بھی مغفرت کا دامن پکڑنے والے ہوجائیں۔ دوسری بات یہاں یہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سب کو بخش دیتے ہیں مگر چند آدمیوں کی بخشش نہیں ہوتی۔ ایک مشرک۔ دوسرا مشاحن (مشاحن کی دو تفسیریں کی گئی ہیں، ایک بدعتی اور دوسرا کسی مسلمان سے کینہ رکھنے والا)، تیسرا کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔ اب اس بات کو آپ چاہیں تو یوں بیان کرسکتے ہیں کہ ان لوگوں کی بخشش اس رات میں معافی مانگنے کے باوجود بھی نہیں ہوتی، جب تک کہ اپنے اس فعل سے توبہ نہ کرلیں، اور اس گناہ کا تدارک نہ کرلیں۔ مثال کے طور پر کوئی شخص مشرک اور کافر ہے، مثلاً کوئی مرزائی ہے، جب تک کہ وہ اپنے اس گناہ سے تائب نہیں ہوتا اس کی بخشش نہیں، کافر اور مشرک کو تو آپ جانتے ہی ہیں....."

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو شرک وبدعات سے بچنے اور کبیرہ گناہوں سے توبہ کرنے کی توفیق سے نواز دیں، حقوق العباد کی اہمیت اور حقیقت کو سمجھنے اور اس کی ادائیگی کے ضروری ہونے کو ہم پر کھول دیں اور آئندہ تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمادیں۔ آمین بحرمۃ سید الکریم۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

حالاتِ زمانہ اُف توبہ، جینے کا کوئی ہنجار نہیں

وہ رنگ نہیں، وہ کیف نہیں، وہ لُطف نہیں، وہ پیار نہیں
وہ شوقِ عمل، وہ ذوقِ جنوں، وہ ولولہ، وہ کردار نہیں
منزل کی جنہیں دھن رہتی تھی، وہ قافلہ، وہ سالار نہیں
حالاتِ زمانہ اُف توبہ، جینے کا کوئی ہنجار نہیں

ہم رنگِ زمیں ہیں دام ان کے، اکثر جو شکاری آتے ہیں
مفلس کی بہی خواہی کے لئے دولت کے پجاری آتے ہیں
خاک درِ مولا مَل مَل کر در در کے بھکاری آتے ہیں
ظاہر میں بہت غمخوار ملے، باطن میں کوئی غمخوار نہیں
حالاتِ زمانہ اُف توبہ، جینے کا کوئی ہنجار نہیں

عصمت کی دکانیں سجتی ہیں عفت کی تباہی اُف توبہ
جلووں کی وہ کثرت راہوں میں، حیرت میں ہیں راہی اُف توبہ
یہ دور خدا محفوظ رکھے یہ دور الٰہی اُف توبہ
اس دور میں وہ کھو جائے گا اس دور سے جو ہشیار نہیں
حالاتِ زمانہ اُف توبہ، جینے کا کوئی ہنجار نہیں

چہروں کی چمک بکتی ہے یہاں، ہونٹوں کی حلاوت بکتی ہے
آنکھوں کے اشارے بکتے ہیں، جسموں کی نفاست بکتی ہے
ایمانوں کے سودے ہوتے ہیں، ملکوں کی سیاست بکتی ہے
ہر چیز کی قیمت پڑتی ہے، کس شئے کا یہاں بیوپار نہیں
حالاتِ زمانہ اُف توبہ، جینے کا کوئی ہنجار نہیں

اب بھی تو پرستش ہوتی ہے، فرعونوں کی، ہامانوں کی
مجبور ہے، مفلس جھکنے کو، دہلیزوں پر ایوانوں کی
عالم ہے وہی مزدوروں کا، حالت ہے وہی دہقانوں کی
کہتے تھے زمانہ بدلے گا اب تک تو کوئی آثار نہیں
حالاتِ زمانہ اُف توبہ، جینے کا کوئی ہنجار نہیں

جھرمٹ ہیں وہی میخانوں میں نعرے ہیں وہی مستانوں کے
بے کار صداقت کی مہریں، سکے ہیں رواں شیطانوں کے
اے اہل سفینہ غور کرو، تیور ہیں بُرے طوفانوں کے
ہمت جو کریں تو ساحل تک، جا پہنچیں یہ کچھ دشوار نہیں
حالاتِ زمانہ اُف توبہ، جینے کا کوئی ہنجار نہیں

سیّد امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ

کی قائم کردہ تعلیمی و اصلاحی درسگاہ دارالعلوم سفینۃ الجنۃ میں

دورۂ تفسیر قرآن کریم و ردِّ فرقِ باطلہ

بطرز: حضرت مولانا حسین علی واں بھچراں رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

خصوصیات

★ قرآن کریم سمجھنے کیلئے ضروری قواعد وضوابط ★ قرآن کریم کے بنیادی اصول
★ ہر سورۃ کا موضوع وخلاصہ، ہر رکوع کا خلاصہ اور اس کا ماخذ
★ شانِ نزول، ربط بین الآیات، مشکلاتِ قرآن ★ سیاستِ انبیاء
★ خلافت اسلامیہ کی حقیقت، فرقِ باطلہ کی تردید اور علماء حق کے مسلکِ اعتدال پر روشنی ڈالی جائے گی۔

مدرّسین کیلئے خصوصی نشست

جس میں صرف ونحو ودیگر فنون کی تدریس کا انداز سکھایا جائیگا۔

اس سعادت عظمیٰ میں اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات بھی شرکت کرسکتے ہیں۔

نوٹ: طالبات اور خواتین کیلئے بھی دورۂ تفسیر میں شرکت کا انتظام کیا گیا ہے۔

مفسر قرآن

حضرت درخواستی کے تلمیذ خاص، علمی و فکری جانشین

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی مدظلہ العالی

مہتمم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر رحیم یار خان

بتاریخ ۱۰ شعبان المعظم تا ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

بمطابق 30 جون تا 14 اگست 2012ء

دورۂ تفسیر قرآن کریم انٹرنیٹ پر براہ راست سنا جاسکتا ہے

www.shaheedeislam.com

الداعی الی الخیر مولانا محمد طیب لدھیانوی

داخلہ کے خواہشمند حضرات 3 عدد تصاویر، سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور موسم کے لحاظ سے بستر ہمراہ لائیں

بمقام دارالعلوم سفینۃ الجنۃ و جامع مسجد خاتم النبیین

گلشن یوسف، پوسٹ آفس سوسائٹی سیکٹر 13/A اسکیم 33، گلزار ہجری کراچی فون

0321-9275680
0321-9264592
021-34647711

www.shaheedeislam.com info@shaheedeislam.com

جنت میں گھر بنائیے!

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے زیرِ اہتمام تعمیر ہونے والی جامع مسجد اقصیٰ

سیکٹر ۱۷۔ بی، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی، کا تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہے

آئیے۔۔۔اس صدقہ جاریہ میں شامل ہو کر آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کیجیے

رابطہ: 0300-9899402، 0321-2277304